ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

16/34

دُنیا کی محبت

بغداد میں ایک صاحب تھے رویم ان کا نام تھا۔ بڑے عابد و زاہد اور پرہیز گار تھے آخری عمر میں حاکم وقت نے قاضی کا عہدہ پیش کیا تو قاضی بن گئے۔ حضرت جنیدؒ نے ایک دن فرمایا جس نے اپنا راز محفوظ رکھنا ہو وہ رویم کو بتا دے اس نے دُنیا کی محبت ۴۰ سال تک اپنے دل میں چھپائے رکھی بالآخر وہ اس پر غالب آگئی اور وہ قاضی بن بیٹھا۔ (نفحۃ العبد)

نبی اکرم کی تشریف آوری سے قبل دنیا کی حالت

(ماخوذ)

صفحاتِ تاریخ شاہد ہیں کہ چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں "یورپ" میں تاریکی وجہالت کی حکمرانی تھی۔ ہر سمت جدال وقتال اور بے چینی و بد امنی کے شرارے بلند تھے۔ ایک عظیم الشان بُت وِڈن " WIDIN " کی پرستش ہوتی تھی اور اس کو خدا کا نائب سمجھا جاتا تھا۔

"فارس" میں زر۔ زن۔ زمین کے جھگڑے شائع تھے۔ اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا۔ آتش پرستی افضل ترین عبادت سمجھی جاتی تھی۔ "ہندوستان" میں سنگ پرستی اور دیوتا پسندی کا زور شور تھا۔ چاند۔ سورج۔ گائے۔ بندر ہاتھی۔ شہد کی مکھی۔ سانپ وغیرہ قابل تعظیم سمجھے جاتے تھے۔ اور پتھر کے بتوں سے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ لوگوں کا یقین تھا کہ خدا ان میں سمایا ہوا ہے۔ "چین" میں سلاطین پرستی نے رنگ جما رکھا تھا۔

بادشاہ وقت خدا سمجھا جاتا تھا۔ جب ایک بادشاہ فوت ہو جاتا تھا۔ اور اس کا وارث تخت نشین ہوتا تھا، تو لوگ یقین کر لیتے تھے کہ اب خدائی موجودہ بادشاہ کے ہاتھ آ گئی ہے۔ "مصر" میں یہودیت اور نصرانیت دست و گریبان ہو رہی تھیں۔ مسئلہ تثلیث پر رنگ آمیزیاں کی جا رہی تھیں۔ صدہا مختلف العقائد فرقے پیدا ہو گئے تھے۔ مذہبی روایات کا مضحکہ اڑایا جاتا تھا۔ مختلف فرقے ایکدوسرے کے جانی دشمن بنے ہوئے تھے۔ اور لڑتے جھگڑتے تھے

(ہسٹری آف دی ورلڈ)

"عرب" جن تاریکیوں اور جہالتوں میں مبتلا تھا اور جن اخلاقی خرابیوں اور گمراہیوں کا مرکز بنا ہوا تھا ان کا حال کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھنا مناسب ہے۔ عرب میں تمدنی اخلاقی و معاشرتی کمزوریاں اس قدر پیدا ہو گئی تھیں کہ سرزمین عرب کے انسان برائے نام انسان رہ گئے تھے۔

صاحب "مسامرۃ الاخبار" لکھتے ہیں کہ جدال و قتال۔ خونخواری و ڈاکہ زنی، نشہ بازی و زناکاری سود خواری اور قمار بازی عرب میں شائع تھی۔ فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا۔ ہر شخص افعال و اقوال میں آزاد تھا۔ دوشیزہ اور خوبصورت لڑکیوں کے نام لکھے جاتے تھے۔ اور بازاروں میں گائے جاتے تھے۔ کوئی ولولہ اور ارمان چھپا کر نہ رکھا جاتا تھا۔ زنا پر بجائے ندامت کے فخر کیا جاتا تھا اور مجالس میں اپنی قوت مردمی کی تعریف کی جاتی تھی۔ نشہ سے زیادہ محبوب کوئی شغل نہ تھا۔ پھر بادہ نوشی و بدمستی کی حالت میں نہایت شرمناک افعال کئے جاتے تھے اور افعال قبیحہ پر تفاخر کیا جاتا تھا۔ قمار بازی امراء اور شرفا کا بہترین مشغلہ تھا جا بجا قمار خانے کھلے ہوئے تھے۔ جن میں بڑے بڑے دولت مند شریک ہوتے تھے۔ اور بڑی بڑی رقمیں اور جائیدادیں ہارتے جیتتے تھے۔ سود خواری نہایت معزز پیشہ سمجھا جاتا تھا۔ نہایت بے دردی کے ساتھ ضرورت مندوں کے گلے پر چھری چلائی جاتی تھی۔ لونڈیوں کو ناچنا گانا سکھلا کر بازاروں میں بٹھلایا جاتا ہے اور اپنی عصمت فروشی کے ذریعہ جو کچھ کماتی تھیں وہ آقا کا حق ہوتا تھا۔ اور اس آمدنی کے روپے سے عظیم الشان دعوتیں ہوتی تھیں۔ ڈاکہ زنی اور راہزنی کے ذریعہ مال و دولت جمع کرنا مستحسن نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ جنگ وجدال کا بہت شوق تھا۔ جب دو قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ جاتی تو پچیس پچیس۔ تیس تیس سال تک جاری رہتی تھی۔ ہزاروں خون ہو جاتے تھے۔ اس قسم کی لڑائیاں شعر و شاعری یا گھوڑ دوڑ وغیرہ پر پیدا ہوتی تھیں۔ عورت کی حیثیت نہایت ہی ذلیل تھی۔ وہ کوئی حق نہ رکھتی تھی۔ مردوں کو اختیار تھا جو چاہیں سو کریں۔ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کریں۔ لڑکیاں موجبِ ننگ و عار سمجھی جاتی تھیں۔ اگر کوئی خاص وجہ مانع نہ ہوتی تھی تو لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ معبود ہر قبیلہ اور ہر گھر کا جدا جدا ہوتا تھا۔ لیکن ہبل۔ عبعب۔ اساف نائلہ۔ لات و منات عظیم القدر معبود سمجھے جاتے تھے۔ اور تمام لوگ ان کی پرستش کرتے تھے۔ خاص کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ عبادت کا طریقہ نہایت غیر مہذبانہ اور شرمناک تھا۔ پرستارانِ اصنام برہنہ ہو کر بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے کیونکہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ لباس ہر قسم کے گناہوں سے آلودہ ہوتا ہے۔ صاحب روح البیان لکھتے ہیں کہ:-

كان الرجل فى الجاهلية اذا سافر حمل معه اربعة احجار ثلثة يقذر بها والرابع يعبده۔

ترجمہ:- عرب کی جہالت کا یہ حال تھا کہ کہیں مسافرت میں چار پتھر راستے میں سے اوٹھا لیتے تھے۔ تین پتھروں سے استنجا کر لیا اور ایک کو معبود بنا لیا۔

تاریخ ابن اثیر میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کی یہ حالت تھی کہ جب کسی پتھر کو پوجتے پوجتے بہت دن گذر جاتے تھے تو کسی نئے معبود کی تلاش میں رہتے تھے اور جب کہیں خوبصورت سا پتھر مل جاتا تھا تو پرانے معبودوں کو نکال دیتے تھے اور نئے معبود کی پرستش کرنے لگتے تھے۔

غرض کہ ہر طرح طرح کی گمراہیاں اور تاریکیاں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں۔ انسانیت و شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ خدائے واحد القہار کی وحدانیت و منزلت دلوں سے محو ہو چکی تھی۔ بحر و بر انسانی خیانتوں سے تنگ آ گئے تھے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس قدر گمراہی پھیل گئی تھی۔ نور حقانیت باطل کی تاریکیوں سے ماند پڑ گیا تھا۔

تو غیرت الٰہی جوش میں آئی پروردگارِ عالم نے ایک رسول بھیجنے کی ضرورت سمجھی آخر ۲۰ اپریل ۵۷۱ عیسوی کو نور الٰہی چمکا۔ اسلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے "جاء الحق وزهق الباطل" کے عالمگیر اعلان کے ساتھ ظہور فرمایا۔

صفحہ ۱۶ سے آگے

دشمنان دین سے غلط ملط حرام اور ناجائز ہے۔ ان کی مجالست اور اتحاد بالسلام کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے ٹوٹ کر جھوٹی نبوت کی جھولی میں گر جانے والوں سے ایک مسلمان کی دوستی

ع وائے گر درپس امروز بود فردائے

ہ کون سا منہ لے کے جاؤ گے خدا کے سامنے
کیا نہ شرم آئے گی محمد مصطفیٰ کے سامنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ یکم شعبان ۱۳۹۳ھ مطابق ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۴

زندہ باد مولانا شمس الدین

خدا خوش رکھے جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے جواں سال سربراہ برادرِ مکرم مولانا سید شمس الدین کو کہ انہوں نے اس نازک دور میں اسلاف کی عظیم روایات کی پاسداری کا مقدس فریضہ سر انجام دیا جبکہ بڑے بڑے "پیران پارسا" اقتدار کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو چکے ہیں اور زر و سیم کی دلربائی اور ہوسِ اقتدار کی حلاوت کے سامنے "زہد و ورع" کے پرانے اور زنگ آلود قفل بھی پگھل کر رہ گئے ہیں۔

مولانا شمس الدین نے بگٹی کی قید سے رہائی کے بعد کراچی میں مختلف تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے اپنی گرفتاری کی جو تفصیلات بتائی ہیں۔ ان کی مختصر رپورٹ ہمارے نمائندہ خصوصی کے قلم سے آپ اسی شمارہ میں ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

اندازہ لگائیے کہ دباؤ اور لالچ کا وہ کونسا حربہ ہے جو اس مردِ قلندر کو پھسلانے کے لئے آزمایا نہیں گیا۔ وزارتِ اعلیٰ اور منہ مانگی رقم تک کی پیشکش کی گئی۔ مگر زر و سیم کی چمک دمک، وزارتِ اعلیٰ کا جاہ و جلال اور زنجیروں کی جھنکار اس مردِ مجاہد کے پائے استقلال میں لرزش پیدا نہ کر سکی، اور اس نے دولت و اقتدار کو ٹھکرا کر قید کی تنہائیوں کو آباد کیا۔ شاہ ولی اللہؒ۔ شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ اسمٰعیلؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ الہندؒ، شیخ مدنیؒ، مولانا آزادؒ اور شیخ لاہوریؒ کی تابندہ روایات کو سینے سے لگایا۔ انہوں کے ہاتھوں چرکے کھانے والے کارکنوں کے زخمی دلوں کو سہارا بخشا۔ اور آج وہ لالچ اور دباؤ کی قوتوں کو شکست فاش دے کر بلوچستان کے جواں ہمت اور غیور علماء و کارکنوں کی راہنمائی کے لئے پھر میدانِ عمل میں موجود ہے۔

یہاں اگر مولانا سید شمس الدین کے والدِ محترم حضرت مولانا محمد زاہد صاحب مدظلہ کا ذکر نہ کیا گیا تو بخل ہوگا جن کی سرپرستی اور پشت پناہی نے مولانا شمس الدین کے حوصلہ اور جرأت کو دو چند کر دیا۔ ان کی رہائی کے لئے گورنر بگٹی کے ساتھ ملاقات سے انکار کر کے علماءِ حق کے وقار کو قائم رکھا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ حق کے پرستار آج کے دور میں بھی حق و صداقت پر سب کچھ نچھاور کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم اس عظیم باپ اور عظیم بیٹے کو سلام کرتے ہیں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا شمس الدین کی استقامت اور حوصلہ کو قائم دائم رکھیں، اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشیں۔ آمین یا الٰہ العالمین!

یک طرفہ نصیحت

متحدہ جمہوری محاذ کی طرف سے حکومت کی غیر جمہوری پالیسیوں اور غیر آئینی اقدامات کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک پر اربابِ اقتدار اور ان کے ہمنوا سخت جز بز ہیں اور عوام کی توجہ اپوزیشن کی تحریک سے ہٹانے کے لئے سیلاب سے پیدا شدہ صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یک طرفہ اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ محاذ میں شامل جماعت اسلامی نے بھی سول نافرمانی سے پیچھا چھڑانے کے لئے اس سہارے کو غنیمت جانا ہے حالانکہ اس سارے افسانے کی حقیقت مغالطہ آفرینی کے سوا کچھ نہیں۔

سیلاب سے ملک میں جو تباہی و بربادی پھیلی ہے وہ یقیناً المناک ہے اور کوئی باشعور شہری ایسا نہیں، جس نے اس قیامت صغریٰ پر دل کی گہرائی میں غم محسوس نہیں کیا۔ ملک میں ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل حزیں ہے اور متحدہ جمہوری محاذ کے راہنما اور کارکن اس رنج و الم میں برابر کے شریک ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ محاذ کے راہنما اس حادثہ عظمیٰ کے باوجود سول نافرمانی جیسی انتہائی تحریک پر مجبور ہوئے؟

ہمیں یقین ہے کہ اگر حکومت اس تباہی و بربادی کے موقع پر سیاسی انتقام سے باز رہتی۔ محاذ کے راہنماؤں کی گرفتاریاں نہ کی جاتیں۔ ریڈیو اور ٹی وی سے محاذ کے محبِ وطن راہنماؤں کے خلاف سب و شتم کا سلسلہ روک دیا جاتا اور وزیر اعظم بھٹو کم از کم سیلاب زدہ عوام کے اجتماعات میں ہی اپوزیشن کے قائدین پر الزام تراشی سے باز رہتے تو محاذ کی مرکزی مجلس عمل کا فیصلہ یقیناً اس سے مختلف ہوتا۔ لیکن جب حکومت اپنے آپ کو رواداری پر آمادہ نہیں کر سکی اور اس نے اپوزیشن کے خلاف انتقامی کارروائیوں اور کردار کش پروپیگنڈہ ختم کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تو اسے اپوزیشن سے بھی رواداری کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔

ہم ناصحین سے عرض کریں گے کہ محاذ کے فیصلہ پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے اس کی وجوہات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اسباب کو قائم رکھتے ہوئے نتائج کو کوسنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

تعلیمی پریس میں چھپا اور حضرت مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

مرتب :- عبدالرحمٰن شاہ ملتانی
شریک دورہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

علم، عمل سے بڑھتا ہے

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ختم بخاری شریف کی تقریب کے موقع پر حضرت درخواستی کا خطاب

قدرت کے کرشمے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جو چاہے کر سکتا ہے فعال لما یرید ہے۔ میں بھی انتظار میں تھا۔ تم بھی انتظار میں تھے۔ انتظار انتظار میں فرق ہوتا ہے۔ یہ دنیا بھی انتظار گاہ ہے۔ سب کہو سبحان اللہ۔ یہ اجتماع مبارک اجتماع ہے۔ دنیا میں اجتماع بہت ہو رہے ہیں۔ لیکن برکت والا کوئی کوئی اجتماع ہوتا ہے۔ آنے والے بھی مبارک، بیٹھنے والے بھی مبارک سب کہو سبحان اللہ۔ بخاری شریف کی حدیث بھی آخری ہے باب بھی آخری ہے۔ مزدور کو مزدوری بھی آخر میں ملتی ہے سب کہو سبحان اللہ۔ ادب سے بیٹھو۔ الدین کلہ نصیحۃ، دین نصیحت کا نام ہے۔ دین نصیحت کا نام ہے۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ دنیا کا بچاؤ اسلام کے ساتھ ہے۔ حدیث مصطفےٰ کے ساتھ ہے۔ اگر یہ رہے تو سب کچھ رہے گا۔ اگر اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو یاد رکھو تم بھی ختم ہو جاؤ گے۔ بخاری شریف حدیث کی چوٹی کی کتاب ہے۔ محدثین کرام نے حدیث کی کتابیں لکھیں۔ حضرت امام مالکؒ نے مؤطا امام مالک لکھا۔ حضرت امام شافعیؒ کا مقولہ ہے۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہ اللہ کی کتاب کے بعد تمام کتابوں سے افضل ترین و اصح ترین کتاب مؤطا امام مالک ہے۔ خلیفۂ وقت ہارون الرشید نے کہا کہ مجھ کو آکر کتاب سناؤ۔ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ دین کی طرف چل کر آیا جاتا ہے۔ دین کسی کی طرف چل کر نہیں جاتا۔ خلیفۂ وقت دیندار تھا۔ خدمت میں حاضر ہوا۔ کرسی پر بیٹھا۔ کہا اب تو سناؤ۔ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا۔ نیچے اترو، تب سناؤں گا۔ دین کے لئے اپنے آپ کو مٹانا پڑتا ہے۔ آج کا بادشاہ ہوتا تو چالان کر لیتا۔ سب کہو سبحان اللہ خلیفہ جب جانے لگا تو کہا میرے ہاں آؤ، وظیفہ ملے گا رہائش کا انتظام ہوگا۔ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا۔ میں مدینۃ الرسول کو نہیں چھوڑ سکتا۔ مجھے دو چیزیں پسند ہیں۔ مدینۃ الرسول اور حدیث الرسول۔ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کو شروع کیا۔ باب کیف کان بدء الوحی (وحی کی ابتدائی کیفیت) کے ساتھ اشارہ کیا کہ جو کچھ اس کتاب میں ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مجموعہ، باب قول اللہ ونضع الموازین القسط رکھ کر اشارہ کیا کہ جو شخص ان ارشادات پر عمل کرے گا۔ اس کا وزن ہوگا۔ حضورؐ کے سامنے جبرئیلؑ دحیہ کلبیؓ کی شکل میں آئے۔ ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ما الایمان۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ان تومن باللہ۔ جبرئیلؑ نے کہا۔ صدقت (سچ کہا آپ نے)

جبرئیلؑ چلے گئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون تھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ جبرئیلؑ تھے۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ اس لئے طلباء و علماء کے چار فریضے ہیں (۱) التزام اخلاص۔ وہی کامیاب ہوگا جس کا مقصد نیک، نیت خالص ہو۔ اللہ تعالےٰ کی رضا مطلوب ہو (۲) التزام العمل بکتاب اللہ وحدیث رسول اللہ (قرآن و حدیث پر عمل کو لازمی پکڑنا) یہ طلباء ہماری روحانی اولاد ہیں۔ ھؤلاء احبائی فجئنی بمثلھم۔ جس راستے سے گذرتے ہیں فرشتے ان کے قدموں کے نیچے پر بچھاتے ہیں علم حقیقی قرآن و حدیث ہے۔ کالج کی تعلیم علم نہیں بلکہ کسب ہے۔ علم دین قبر میں بھی ساتھ ہوگا۔ حشر میں بھی ساتھ ہوگا۔ درہم دینار کی دولت کو خطرہ ہے کہ کوئی لوٹ نہ لے جائے قرآن و حدیث کی دولت ایسی ہے کہ اس کو کوئی چوری نہیں کر سکتا۔

حضورؐ نے فرمایا۔ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی الخ پھر فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہؓ نے فرمایا۔ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو حدیث پڑھتے ہیں اور پڑھاتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی قدر قرآن و حدیث والے جانتے ہیں۔ عمل سے علم بڑھتا ہے۔ عمل نہ کرے گا تو چھن جانے کا خطرہ ہے

(۳) التزام ادب، ادب اختیار کرو۔ ادب بڑی چیز ہے۔ ورنہ تو علم چھن جانے کا خطرہ ہے۔ آج کل طالب علم اسی استاذ سے پڑھتے ہیں۔ پھر اسی کو گالی دے کر چلتے ہیں غرور میں نہ آنا، عاجزی اختیار کرنا۔

(۴) چوتھی چیز خوف من اللہ۔ اللہ پر بھروسہ رکھو، غیر اللہ سے مت ڈرو۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ جس نے اللہ پر توکل کیا، وہ کامیاب ہو گیا۔

امام بخاری نے اپنی کتاب میں کتاب الدعوات رکھا اس میں ایک باب فضیلت تہلیل (یعنی لا الہ) رکھا۔ اس میں حدیث بیان فرمائی کہ جس شخص نے دن میں سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر پڑھا۔ اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور سارا دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ دوسرا باب فضیلت تسبیح کا رکھا جس میں حدیث بیان فرمائی۔ کہ جس شخص نے سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو مرتبہ پڑھا تو اس کے گناہ گرا دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

تیسرا باب فضیلت ذکر اللہ کا رکھا۔ فرمایا جو ذکر اللہ کرتا ہے اور جو نہیں کرتا۔ اس کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کو کتاب التوحید پر ختم کیا۔ اشارہ کیا اصلاح عقائد کی طرف۔ عقیدہ ہی نجات کا ذریعہ ہے وزن اعمال بھی عقیدہ ہے۔ اعمال قیامت میں تولے جائیں گے شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ عالم مثال میں یہ اعراض (اعمال) اجسام ہوں گے۔ امام بخاریؒ نے آخری باب، باب قول اللہ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ رکھا۔ یہ تذکیر بما بعد الموت ہے۔ قیامت آنے والی ہے۔ اعمال تولے جائیں گے۔ اقوال و افعال بنی آدمؑ میزان پر رکھے جائیں گے۔ امام بخاریؒ نے یہ حدیث پہلے بھی بیان کی ہے۔ اخیر میں وزنِ اعمال ثابت کرنے کے لئے دوبارہ لائے۔

کلمتان۔ آگے کہا۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم شبہ ہوا۔ یہ تو کلام ہے۔ تو کلمتان بمعنی کلامان جیسے کلمہ شہادت۔ حبیبتان الی الرحمٰن۔ رحمٰن کو خصوصیت کے ساتھ اختیار کیا۔ اس لئے کہ رحمٰن وہ ہے جو بن مانگے دے اس کلام کو جو پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو بن مانگے دیگا بارش ہو رہی ہے تو باہر والے اندر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ رب تعالیٰ نے اشارہ کر دیا۔ جو دور جانا چاہتا ہے خدا اس کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے ونضع موازین القسط لیوم القیامۃ۔ سب کہو سبحان اللہ۔ دنیا بے وفا، یہ بجلی بے وفا، پنکھے بے وفا۔ قرآن و حدیث وفادار ہے۔ خفیفتان شبہ ہوا کہ وہ کلام بھی بڑی ہوگی۔ فرمایا۔ نہیں ہلکی پھلکی ہے۔ ثقیلتان۔ شبہ ہوا کہ شاید پھر ثواب بھی کم ہو۔ فرمایا۔ نہیں میزان میں بھاری ہونگے۔ فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ۔ میزان میں جب جائیں گے تو پھر پلہ بھاری ہو جائے گا۔ وہ کلام سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ہے۔ ابتداء میں کتاب الایمان مبداء کا ذکر تھا۔ اب منتہیٰ کا بیان ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ تملاء المیزان۔ یہ کلمہ ترازو کو پورا کر دیتا ہے اب دعا کرتے ہیں۔ نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کے موقع پر منعقد ہوا تھا، اس لیے ۳۰ر ستمبر کو ماہانہ اجلاس نہیں ہوگا۔

صوبائی شعبۂ نشر و اشاعت

کا اجلاس ۳۰ر ستمبر کی بجائے ۲۳ر ستمبر بروز اتوار ۳ بجے دن دفتر جمعیۃ چوک رنگ محل لاہور میں ہوگا۔ تمام اضلاع کے نظماء نشر و اشاعت اجلاس میں شرکت فرمائیں گے۔

بلوچستان میں ایرانی فوج ہمارے خلاف جنگ لڑ رہی ہے

پولیس نے مرزائی ڈی، آئی، جی کے حکم پر فائرنگ سے انکار کر دیا

مجھے کہا گیا حکومت کی حمایت کرو تمہیں وزیر اعلیٰ بنا دیا جائے گا

مولانا شمس الدین حقائق کا انکشاف کرتے ہیں

(رپورٹ، محمد جمیل خان)

مچھ کی قید سے رہائی کے بعد محترم مولانا شمس الدین صاحب ڈپٹی اسپیکر بلوچستان و امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کراچی تشریف لائے۔ کراچی میں پہلے روز ان کی ہائیکورٹ میں مقدمہ کے سلسلہ میں پیشی تھی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے سینکڑوں کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ دوسرے دن کراچی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ہوٹل فاروق میں استقبالیہ دیا گیا جس میں سب سے پہلے امیر جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے خطاب فرمایا اور کہا کہ ہم حضرت مولانا شمس الدین صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے علماء کرام و اکابرین کی لاج رکھی۔ اس کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کے قائمقام صدر محمد فاروق قریشی نے مولانا موصوف کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کو جمعیۃ طلباء اسلام کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مولانا شمس الدین کو کراچی کے ناظم جناب صوفی عبدالحنان صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے خطاب فرمایا۔

تلاوت کلام پاک قاری امین الدین صاحب نے فرمائی اس کے بعد مولانا شمس الدین صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے گرفتاری کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پچھلے مہینہ میں ۱۲ جولائی کو کوئٹہ سے اپنے حلقہ انتخاب فورٹ سنڈیمن پہنچا۔ وہاں پتہ چلا کہ ربوہ سے چھپے ہوئے تین ہزار قرآن مجید کی تفسیر کے نسخے جن میں تحریف کی گئی ہے وہ آئے ہیں اور ۲۲۰۰ کے قریب تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور ۸۰۰ باقی ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام میں زبردست اشتعال ہے۔ ہم نے وہاں کے مجسٹریٹ کو نوٹس دیا کہ ان مرزائیوں کو یہاں سے نکال دیا جائے اور محرف قرآن مجید کے نسخے ضبط کر لئے جائیں۔ لیکن اس نے مذاق میں ٹال دیا۔ ہم نے پھر اس کو کہا۔ لیکن اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اس کے بعد رات کو جلسہ ہوا۔ اور عوام نے کہا۔ کہ یہ تقریروں کا وقت نہیں ہے بلکہ ہم بالکل جہاد کے لئے تیار ہیں۔ دوسرے دن ہم نے ہڑتال کی اور جلوس نکالا۔ اور اس جلوس میں مشتعل جوانوں کے ہاتھوں ایک مرزائی مردار ہو گیا۔ اور ہم نے جگہ جگہ جا کر چھاپہ مار کر قرآن مجید کے نسخے برآمد کئے۔ اور اس کے بعد دوسرے دن ہمارے آٹھ آدمیوں کے وارنٹ گرفتاری آئے اور ہوم سیکرٹری نے کہا کہ ہم آپ کو زبردستی گرفتار نہیں کر سکتے۔ آپ رضاکارانہ طور پر ہمیں آدمی دے دیں۔ اور ہماری نوکری بچائیں۔ میں نے کہا۔ کہ اگر آٹھ آدمی دے دیں تو گویا یہ مجرم ہو گئے۔ حالانکہ اس تحریک میں تمام ضلع والے شریک ہیں۔ اس لئے ہم بہت آدمی آپ کو دے سکتے ہیں۔ اور اس وقت رات کو ایک بجے ۳۶ آدمی ہمارے پاس تھے۔ وہ ہم نے دے دیئے۔ اور میں بھی ساتھ گیا۔ تین دن تک مجھے ساتھ رکھا گیا۔ اور پھر مجھ سے ان کو علیحدہ کر کے لے جانے کی کوشش کی۔ مجھے پتہ چلا۔ میں بذریعہ موٹر گیا۔ اور جہاں ٹرک کھڑے تھے۔ وہاں پہنچ گیا اور میں نے کہا کہ آپ ان کو کہاں لے جا رہے ہیں اتنے میں ایک ڈی آئی جی جو کہ مرزائی تھا آیا اور اس نے میرا گریبان پکڑ لیا اور زیادہ بے عزتی کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اس کو کہا کہ محترم یہ سندھ نہیں بلوچستان ہے۔ لاش بھی نہیں ملے گی۔ اس پر اس نے زیادہ تجاوز کیا۔ اتنے میں میرے دو بھائی گاڑی سے اترے۔ اور انہوں نے اس ڈی آئی جی کے غلط رویہ کی سخت مزاحمت کی۔ اتنے میں مجسٹریٹ نے پولیس اور فورس کو گولی چلانے کا حکم دیا۔ لیکن اللہ کی قدرت کہ پولیس نے گولی چلانے سے انکار کر دیا۔ اس نے پھر چلا چلا کر حکم دیا۔ پھر وہاں سے وہ بھاگا۔ اور مجسٹریٹ بھی بھاگ گیا۔ بہر حال وہ لوگ ہمارے آدمیوں کو گرفتار کر کے لے گئے۔ ہمارے عوام زبردست اشتعال میں آئے۔ لیکن میرے کہنے پر رک گئے۔ ہم نے پھر شہر کی ایک مجلس عمل بنا دی کہ جو وہ فیصلہ کرے گی اس کی پابندی کی جائے گی۔ دن میں تین میٹنگیں ہوتی تھیں جس میں ۷۰۰۰ سے لیکر ۱۲۰۰۰ تک افراد شریک ہوتے تھے۔ رات کو میٹنگ ہوئی۔ اس میں میں نے اعلان کیا کہ کل صبح میں آئندہ لائحہ عمل کا اعلان اس وقت کروں گا جبکہ ہم کام شروع کریں گے۔ کیونکہ اگر اس وقت اعلان کر دیں تو حکومت بھی دفاع کا اعلان کر دے گی۔ اور میں گھر چلا گیا۔ رات کو ایک بجے میرے گھر کو ڈھائی سو فورس اور ملیشیا نے گھیر لیا۔ اور میرے دروازہ پر دستک ہوئی میں سوتا ہوا اٹھا تو دیکھا کہ گھر میں گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ میرے دو بھائی رات کو چھت پر پہرہ دے رہے تھے۔ انہوں نے اوپر سے آواز دی۔ اے مجسٹریٹ اب دستک نہ دینا۔ تم نے اس گھر کو گھیرا ہوا ہے اور تمہارے اردگرد تمام گھر کی چھتوں پر مسلح لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اپنی جان کا خیال کرو۔ وہ لوگ چکر میں آ گئے۔ بیوقوفوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ایک آدمی نظر آ رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں باہر نہ نکلوں اور صبح تک یہ لوگ اس طرح گھیرے رہے اور عوام نے دیکھا تو خون خرابہ ہو گا۔ اور اگر خون خرابہ نہ بھی ہو، تو کم از کم یہ مجھے گھر سے نہ نکلنے دیں گے کہ میں تحریک چلا سکوں۔ اس لئے باہر آ گیا۔ اور اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ وہ مجھے ۷۵ میل دور افغانستان سرحد کی طرف والے روڈ میں لے گئے۔ کیونکہ باقی تمام راستے ہمارے جوانوں نے بند کر رکھے تھے۔ وہاں ایک فوجی کیمپ میں مجھے ان کے حوالے کیا۔ اور وہاں سے وہ لوگ آگے ۲۵ میل لے کر پہنچے تھے۔ اور اس سڑک پر ہمارے جوان نہیں تھے۔ کیونکہ یہ راستہ افغانستان جاتا تھا لیکن ۲۵ میل دور ایک گاؤں تھا۔ ان لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے گھیرا ڈال دیا اور دو آدمی آئے اور روک کر کہا کہ شمس الدین کو تم یہاں سے نہیں لے جا سکتے۔ اس لئے کہ اگر تم اس کو یہاں سے لے گئے تو یہ ہماری بہت بے غیرتی ہو گی۔ یا تو تم مولوی صاحب کو یہاں سے واپس لے جاؤ یا پھر ہم مرینگے یا تم مرو گے۔ بہر حال مجھے وہاں سے پھر فوجی چوکی میں واپس لائے۔ اور وہاں سے مجھے بذریعہ ہیلی کاپٹر میوند لے جایا گیا۔ میوند میں ایک فوجی کیمپ تھا۔ وہاں مجھے ان سے دور ایک خیمہ لگا کر رکھا گیا۔ اور مجھ سے لیکر دس فوجی تک مجھ پر پہرہ دار مقرر کئے گئے۔ میوند ایک پہاڑی اور خراب علاقہ ہے۔ اور ایسا پانی ہے کہ جس کے پیتے ہی پیچش شروع ہو جاتی تھی۔ بہر حال مجھے یہ کہا جاتا رہا کہ تمہیں اس وقت تک رہا نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ تم حکومت وقت کی امداد نہ کرو۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس طرح متاثر نہیں ہوتا۔ تو پھر مجھے لالچ دینے شروع کر دیئے۔ اور اتنے روپے مجھے دینے کے لئے تیار ہوئے کہ میرے پورے قبیلہ کی زندگی کے لئے کافی تھا۔ اور مجھے گورنر نے فوجیوں کے ذریعہ یہاں تک کہا کہ آپ کو ہم وزارت اعلیٰ دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ میں پاکستان کی تاریخ میں اس داغ کا اضافہ نہیں کرنا چاہتا کہ ایک مجرم کو رہا کر کے وزیر اعلیٰ بنا دیا جائے۔ پھر ہائیکورٹ کے نوٹس کی بنا کر مجھے ۱۸ اگست کو رہا کر دیا۔ اور کوئٹہ لا کر چھوڑ دیا۔ کوئٹہ آ کر مجھے پتہ چلا کہ فورٹ سنڈیمن کے علاقہ میں میرے لئے لوگوں نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔ اور ان لوگوں کی بھوک ہڑتال کو ۷۵ اور ۹۵ گھنٹے تک ہو گئے اور ان کی حالت بڑی تشویشناک ہے۔ اگر آپ نہ گئے تو وہ مر جائیں گے۔ میں وہاں گیا تو ان کی اتنی حالت خراب تھی کہ وہ اپنے پاؤں پر اٹھ بھی نہیں سکتے تھے اور وہ بالکل اب تک بھوکے پیاسے تھے۔ میں نے پھر ان کی بھوک ہڑتال ختم کرائی۔ وہاں پندرہ دن سے مکمل ہڑتال تھی۔ اور انتظامیہ بالکل مجبور ہو چکی تھی۔ اور اس ہڑتال کا کمال یہ تھا کہ اس میں بالکل لوٹ کھسوٹ نہیں تھی۔ حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو لگانے کے باوجود وہ لوگ صبح آ کر سڑک کے کنارے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ملکی سالمیت کی خا

از مولانا مفتی محمود ناظم عمومی کل پاکست

میرے پرانے رفیق اور جمعیۃ علماء اسلام کے سابق ناظم مولانا غلام غوث ہزاروی نے گزشتہ کچھ دنوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے موقف اور پالیسی کے خلاف بیان بازی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور بالخصوص میرے بارے میں انہوں نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائی ہیں اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ عوام کو صحیح صورت احوال سے آگاہ کرنے کے لئے اصل حقائق پیش کردوں اور یہ فیصلہ عوام پر چھوڑ دوں کہ مولانا ہزاروی نے اس نئی مہم کے دوران جو کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔

نیپ سے معاہدہ

نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ معاہدہ خود مولانا ہزاروی نے کیا تھا۔ سرحد میں مولانا ہزاروی نے معاہدہ کی تفصیلات طے کیں۔ اور خود مجھ سے مشورہ کیا۔ بلوچستان میں مولانا ہزاروی اور میں نے مل کر بات چیت کی۔ مگر معاہدہ مولانا ہزاروی نے خود اپنے قلم سے لکھا۔

اس معاہدہ پر امیر مرکزیہ مولانا عبداللہ درخواستی نے جہلم میں مدرسہ حنفیہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مجھے اور ہزاروی صاحب کو طلب فرما کر کہا۔ اس کی توثیق فوری طور پر مجلس شوریٰ سے کرائی جائے۔ مولانا ہزاروی نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید مجلس شوریٰ تصدیق نہ کرے۔ امیر محترم سے کہا۔ میں اب یہ فیصلہ کر چکا ہوں۔ اگر آپ اس کی توثیق نہیں کرتے۔ پھر میری ڈاڑھی منڈوا کر مجھے عوام میں بے عزت کرایا۔ مولانا ہزاروی اسے کبھی پارلیمانی معاہدہ کہتے ہیں اور کبھی کچھ مگر یہ حقیقت ہے کہ ۲۱۔ فروری ۱۹۷۳ء کو جبکہ صوبوں میں مخلوط وزارتیں ختم ہو چکی تھیں۔ مرکزی اور صوبائی مجالس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس لاہور میں اس معاہدہ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ اور خود مولانا ہزاروی نے اسے بحال رکھنے کی پُرزور حمایت کی۔

متحدہ محاذ میں شمولیت

متحدہ جمہوری محاذ میں شمولیت کا فیصلہ جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ نے ۶۔ مارچ کے اجلاس راولپنڈی میں کیا۔ اس اجلاس میں مولانا ہزاروی موجود تھے۔ اور یہ بات بھی بالکل واضح تھی کہ محاذ میں نیپ اور جماعت اسلامی بھی شامل ہو رہی ہیں۔ اور یہ اتحاد کوئی عقیدہ یا مسلک کا اتحاد نہیں بلکہ ملک میں آمریت مطلق العنانیت کا مقابلہ کرنے کے لئے چند اصولوں پر اشتراک عمل کا سمجھوتہ ہے اور اس سے قبل بھی اس نوعیت کے معاہدے ہوتے رہے ہیں ۱۹۵۲ء میں ۲۲ دستوری نکات کی ترتیب میں جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم بزرگ حضرت مولانا احمد علی صاحب شریک تھے اور اس میں مودودی صاحب بھی تھے۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کی مجلس عمل میں مولانا ہزاروی داعی کی حیثیت سے شریک تھے۔ اور اس میں جماعت اسلامی بھی شامل تھی۔

۱۹۶۸ء میں جمہوری مجلس عمل میں جماعت اسلامی شریک تھی اور مولانا ہزاروی بھی شامل تھے۔ حتیٰ کہ جمعیۃ کے بعض ارکان نے اس پر اعتراض کیا۔ تو خود مولانا ہزاروی نے ان کے اعتراض کا جواب دیا اور انہیں مطمئن کیا۔

مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف

مولانا غلام غوث ہزاروی نے مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی بار بار خلاف ورزی کی۔ امیر مرکزیہ کی طرف سے بار بار سرزنش کے باوجود انہوں نے روش نہ بدلی۔ مثلاً:۔

(۱) ۶۔ مارچ ۱۹۷۲ء کو ۔۔۔ پیپلز پارٹی اور جمعیۃ نیپ کے درمیان سہ جماعتی معاہدہ طے پایا۔ مگر مارشل لاء کو ۱۴۔ اگست تک جاری رکھنے کے سوال پر معاہدہ کی تعبیر میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ہم نے صدر بھٹو کو تجویز پیش کی کہ ہائیکورٹ کے دو ججوں سے اس کا فیصلہ کرا لیا جائے۔ مگر مولانا ہزاروی نے مجلس شوریٰ کے اجلاس سے قبل ہی اس بارے میں یکطرفہ موقف اختیار کر کے یہ بیان دیا کہ بین الاقوامی عدالت کے جج بھی اگر اس معاہدہ کی تعبیر میرے موقف کے خلاف کر دیں تو بھی میں ۱۴۔ اگست تک مارشل لاء قائم رکھنے کے حق میں ووٹ دوں گا۔

(۲) ۲۱۔ فروری ۱۹۷۳ء کو صوبائی و مرکزی مجلس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس لاہور میں ہزارہ سے رکن صوبائی اسمبلی حق نواز خاں کے بارے میں مولانا ہزاروی نے کہا۔ اس کا میں ذمہ دار ہوں۔ یہ آپ کے ساتھ رہے گا اور آپ کو چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ مگر حق نواز اس کے باوجود جمعیۃ سے غداری کر کے گنڈاپوری وزارت میں شامل ہو چکا ہے۔ اور اسے مولانا ہزاروی کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ اور مولانا ہزاروی نے جمعیۃ کے خلاف جو بیان دیا ہے۔ اس پر اس کے بھی دستخط موجود ہیں۔

(۳) ۷۔ مئی ۱۹۷۳ء مجلس شوریٰ کے اجلاس لاہور کے بعد چار افراد کا ایک وفد مجلس شوریٰ کی طرف سے مولانا ہزاروی سے ملا۔ اور ان پر مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی پابندی کے لئے زور دیا۔ مولانا نے وفد سے وعدہ کیا کہ دو ماہ تک میں محاذ کی مخالفت نہیں کروں گا۔ امیر مرکزیہ مولانا درخواستی نے مولانا ہزاروی سے تحریری وعدہ کا تقاضا کیا۔ اور جون کی ابتداء میں وفد دوبارہ ان سے ملا۔ انہوں نے تحریری طور پر یقین دہانی کرائی کہ دو ماہ تک میں محاذ کے خلاف کچھ نہیں کہوں گا۔ مگر عملاً یہ ہوا کہ مولانا ہزاروی ۴۔۲۔ جون کو کوئٹہ گئے۔ وہاں مولوی صالح محمد سے بند کمرے میں ملاقات کر کے انہیں جمعیۃ کے موقف سے انحراف پر آمادہ کیا اور خود انہیں ساتھ لے جا کر بگٹی سے ملاقات کرائی اور اس کے بعد مولوی صالح محمد نے وزارت کا حلف اٹھا لیا اسی طرح پنجاب کے ممبران اسمبلی کو بھی مولانا نے ورغلایا اور ۱۰۔ اپریل کو بھٹو صاحب سے ان کی ملاقات کا اہتمام کرایا۔

(۴) ۔ ایک موقع پر مجلس شوریٰ کی پابندی کے ذکر پر مولانا ہزاروی نے یہاں تک کہہ دیا کہ شوریٰ جائے جہنم میں۔ میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں۔

(۵) ۔ مولانا ہزاروی نے ارکان اسمبلی اور ورکرز کو جمعیۃ سے باغی کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور چند ایک کو ساتھ ملا کر جمعیۃ کے خلاف بیان دلوایا۔ اور آخر کار جماعتی دستور کو معطل کر کے جماعت کا انتظام خود سنبھالنے کا اعلان کیا۔ اور اسی طرح دستور کا کھلم کھلا مذاق اڑایا۔ گویا جمعیۃ پر مارشل لاء نافذ کر کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بن بیٹھے اور امیر مرکزیہ مولانا عبداللہ درخواستی کی طرف سے مولانا ہزاروی کے جمعیۃ کے اخراج کے اعلان کے باوجود جمعیۃ کے نام سے بیان بازی کا شغل جاری رکھا اور مرکزی قیادت پر بے بنیاد الزامات عائد کئے

مسلسل عدم تعاون

مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف کے علاوہ مولانا ہزاروی نے ہمارے ساتھ عدم تعاون کا رویہ اپنائے رکھا۔

(۱) ۔ نیپ جمعیۃ معاہدہ کے بعد اسمبلی میں خواتین کی نشستوں کے انتخاب کے موقع پر بھٹو اور کوثر نیازی کے نرغہ میں آ کر پیپلز پارٹی کی امیدواروں کی حمایت پر زور دیا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔

(۲) ۔ یکم مئی ۱۹۷۲ء کو جب میں نے سرحد کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھایا تو اس تقریب میں مولانا ہزاروی شریک نہ ہوئے۔ ۵۔ مئی کو جب پشاور میں یوم تشکر کے سلسلہ میں ملک کے کونہ کونہ سے کارکن اور جماعتی راہنما شریک ہوئے۔ مولانا نے اس میں بھی شرکت نہ کی۔

(۳) ۔ دستور کی تدوین میں قومی اسمبلی میں انہوں نے

میری جان بھی حاضر ہے

جمعیۃ علماء اسلام (

ہمارے ساتھ تائید نہ کی اور اسلامی دفعات کے حق میں ووٹ نہ دیا۔ حتیٰ کہ سود کی حرمت کے بارے میں مولانا عبدالحق کی قرارداد کے حق میں بھی ووٹ نہ دیا۔ اور کسی واک آؤٹ میں انہوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔

(۴)— آئین میں اسلامی و جمہوری دفعات شامل کرانے کے لئے متحدہ جمہوری محاذ نے ۱۱ ترامیم پیش کیں اور اس کے لئے بائیکاٹ کیا۔ مگر مولانا نے اس بائیکاٹ میں بھی شرکت نہ کی اور عدم تعاون کا سلسلہ جاری رکھا۔

(۵)— ۲۳ مارچ کو لیاقت باغ راولپنڈی میں جمہوری محاذ کے جلسہ میں جو شرمناک غنڈہ گردی کی گئی اور محاذ کے راہنماؤں بلکہ مجھ پر فائرنگ ہوئی۔ یہ واقعہ فسطائیت اور غنڈہ گردی کا شرمناک مظاہرہ تھا مگر مولانا ہزاروی نے احتجاج تک نہ کیا۔ راولپنڈی میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کو آگ لگا دی گئی مگر مولانا ہزاروی کے منہ سے ایک لفظ نہ نکلا۔

گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن پر میں خود تقریر کر رہا تھا۔ مجھ پر فائرنگ کی گئی اور غنڈہ گردی کا مظاہرہ ہوا۔ وزیر آباد ریلوے اسٹیشن پر بھی محاذ کے راہنماؤں پر دستی بم پھینکے گئے۔ مگر مولانا نے کوئی احتجاج نہ کیا۔

(۶)— بلوچستان میں قادیانیوں کے خلاف عوام نے تحریک چلائی، مگر مولانا ہزاروی نے اس کی حمایت میں بیان نہ دیا۔ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کے بعد سردار عبدالقیوم کی جمہوری حکومت کے خلاف مرکز کی بے رحمانہ مداخلت پر مولانا نے کوئی احتجاج نہ کیا۔ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور صوبائی جمعیۃ کے امیر مولانا شمس الدین کی گمشدگی کے بارہ میں قومی اسمبلی میں میں نے تحریک التواء پیش کی جس کی مولانا ہزاروی نے کوئی حمایت نہ کی۔ ان تمام حقائق کے باوجود جمعیۃ نے صبر سے کام لیا۔ مگر مولانا ہزاروی نے صبر اور برداشت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے الزام تراشی کا سلسلہ شروع کر دیا۔

ملکی سالمیت

مولانا ہزاروی ۱۹۵۶ء سے جمعیۃ کے مرکزی عہدہ دار کی حیثیت سے میرے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ اور ہم خلوت و جلوت میں اکٹھے رہے۔ مگر مولانا پر بھٹو اور کوثر نیازی کی ملاقاتوں کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ میری حب الوطنی مشکوک ہے۔ میں نے ایوب خاں کے دور میں قومی اسمبلی کے رکن اور موجودہ قومی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے ملکی وفاداری اور سالمیت کے تحفظ کا بار بار حلف اٹھایا جبکہ مستقل آئین کے تحت وفاداری کا حلف اٹھاتے ہوئے مولانا ہزاروی اور عبدالحکیم نے انشاء اللہ پڑھا جس سے شرعاً حلف بے معنی ہو جاتا ہے۔

۱۹۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ سے قبل ملک کو بچانے کے لئے مجیب اور یحییٰ خاں کے درمیان مفاہمت کی خاطر میں نے خدمات سرانجام دیں۔ ایک بار مولانا ہزاروی کے ہمراہ اور اکیلے چار بار یہ کوشش کی۔ بیرونی ممالک کے دورے پر بھی مولانا ہزاروی کے ہمراہ گیا۔ اور وہاں پاکستان کے موقف کی اشاعت کے لئے خدمات انجام دیں۔ الغرض پاکستان کی وفاداری میں مولانا ہزاروی سے کسی طرح کم نہیں ہوں۔ ملکی سالمیت کا تحفظ میرا ایمان ہے۔ اس کے لئے میری جان بھی حاضر ہے۔

مجلس شوریٰ نے مولانا ہزاروی کے اخراج کے فیصلہ کی توثیق کر دی

متحدہ محاذ کے فیصلوں کی مکمل پابندی کی جائے گی

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۲، ۲۳ اگست ۷۲ء بروز جمعرات ۱۱ بجے دن مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور میں زیر صدارت نائب امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور منعقد ہوا۔ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم رحیم یار خاں میں سیلاب کی وجہ سے شرکت نہ فرما سکے۔ پنجاب، سندھ اور سرحد کے نمائندوں نے شرکت کی اور بلوچستان جمعیۃ کا وفد راستہ کی رکاوٹ کی وجہ سے نہ آسکا۔ لیکن انہوں نے مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے مکمل اتفاق کا اظہار کیا۔ اجلاس میں امیر مرکزیہ کی طرف سے مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبدالحکیم اور مولانا عبدالحق کوئٹہ کو جمعیۃ سے خارج کرنے کے فیصلہ کی توثیق کی گئی۔ توثیق کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جمعیۃ کے فیصلوں سے مسلسل انحراف کے باعث اخراج کا فیصلہ ناگزیر تھا۔ مجلس شوریٰ نے اعلان کیا کہ جماعتی پالیسی سے انحراف کی صورت میں آئندہ بھی کسی بڑے سے بڑے رکن کو بھی جمعیۃ سے الگ کرنے میں تامل نہیں کیا جائے گا۔

مجلس شوریٰ نے ملک میں مہنگائی کی ذمہ داری حکومت پر ڈالی اور مطالبہ کیا کہ اگر حکومت مہنگائی ختم نہیں کر سکتی، تو مستعفی ہو جائے۔ مجلس شوریٰ نے سیلاب زدگان کی صحیح امداد نہ کرنے اور متحدہ محاذ کی امدادی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنے پر حکومت کی شدید مذمت کی۔

مجلس شوریٰ نے متحدہ جمہوری محاذ کی جمہوری خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے محاذ کو یقین دلایا کہ جمعیۃ کے تمام ارکان ملک میں آئین کی بالادستی قائم کرنے، آمریت و فسطائیت کا جنازہ نکالنے اور جمہوری اقدار کی بحالی کی جدوجہد میں محاذ کی غیر مشروط حمایت کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں وہ کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ مجلس شوریٰ نے بلوچستان کے جناب غوث بخش بزنجو، جناب عطاء اللہ مینگل اور دیگر راہنماؤں کی گرفتاری پر بھی احتجاج کیا ہے۔ اسی روز جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت امیر محترم حضرت مولانا عبیداللہ انور منعقد ہوا جس میں مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی مکمل تائید کرتے ہوئے ایک قرارداد میں یقین دلایا گیا کہ پنجاب بھر میں جمعیۃ کے تمام ارکان حضرت درخواستی اور حضرت مفتی اعظم کی قیادت پر اعتماد رکھتے ہیں اور ان کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔

ایک اور قرارداد میں بلوچستان کے راہنما میر غوث بخش بزنجو، سردار عطاء اللہ مینگل، جناب خیر بخش مری اور دیگر قائدین کی گرفتاری اور آئین کے تحت حاصل شدہ عوام کے بنیادی حقوق کی معطلی کی شدید مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ آئین کے نفاذ کے فوراً بنیادی حقوق کی معطلی اور راہنماؤں کی گرفتاری سے واضح ہو جاتا ہے کہ بھٹو گورنمنٹ آئین کی بالادستی تسلیم کرنے کی بجائے آئین کو موم کی ناک بنانا چاہتی ہے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات واپس لئے جائیں۔ بلوچستان سے فوج واپس بلا کر جمہوری حکومت قائم کی جائے۔ اور گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

ایک ضروری اعلان

جناب شمس الظفر قاسمی کو جمعیۃ طلباء اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اور اب ان کا جمعیۃ سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام شاخیں اور احباب نوٹ فرما لیں۔

(محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر)

مولانا منظور احمد چنیوٹی کو رہا کیا جائے

انجمن شبان اسلام ٹیکسلا کے زیر اہتمام منعقدہ "ختم نبوت کانفرنس" میں حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے شرکت کرنا تھی۔ لیکن ایک دن قبل گرفتار ہو جانے کی وجہ سے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے، کانفرنس میں ان کی گرفتاری پر شدید غصے کا اظہار کیا گیا اور جب ناظم انجمن نے ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا چنیوٹی کی رہائی کا مطالبہ کیا اور بتایا کہ ان کی گرفتاری اس جرم میں ہوئی ہے کہ وہ مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں تو حاضرین نے پرجوش نعروں سے اس قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب یہی جرم کرتے ہیں اور اس جرم میں گرفتار ہونے کے لیے تیار ہیں۔ حکومت یا تو مولانا کو رہا کرے۔ ورنہ ہم سب کو بھی گرفتار کرے۔ قرارداد کی تائید میں حاضرین میں سے ایک پرجوش نوجوان نے اسی وقت [illegible] پر آکر اپنے جذبات کا اظہار کیا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر اسی طرح کی کارروائیاں ہوتی رہیں تو پھر ہم لوگ میدان میں نکل آنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ قرارداد کے متعلق حضرت مولانا حامد علی رحمانی صاحب نے بھی اظہار خیال کیا اور فرمایا کہ ملک سے دشمنی قبل از تقسیم سے لیکر آج تک مرزائی کر رہے ہیں اور ہم [illegible] ان کی ریشہ دوانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں، تو گرفتار ہمیں کیا جاتا ہے۔ اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔

اس قرارداد کے علاوہ تین اور قراردادیں بھی منظور کی گئیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو، ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

کانفرنس سے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب اسلام آباد اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب ملتانی نے بھی خطاب فرمایا۔ (صلاح الدین)

مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد

جمعیۃ علماء اسلام منڈی چشتیاں کے نائب امیر سید حبیب اللہ شاہ صاحب جنرل سیکرٹری حکیم محمد شریف اشرف صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت فیاض احمد بودلہ صاحب خازن حافظ عبدالرشید صاحب اور سالار جمعیۃ گارڈز نیاز احمد شاد نے ایک مشترکہ بیان میں جمعیۃ کے ان لوگوں کی پرزور مذمت کی ہے۔ جنہوں نے جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے حکومت کے ایماء پر نیپ جو ائی اشتراک اور جمہوری محاذ سے علیحدہ ہونے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے مجاہدانہ طرز عمل کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چشتیاں کے تمام اراکین کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ ہم جمعیۃ کی مرکزی قیادت کے ہر اقدام کی حمایت کرتے رہیں گے۔ آخر میں ہم حکومت کے ایما پر ریڈیو ٹیلی ویژن پر بیان دینے والوں سے کہتے ہیں کہ یا تو جنرل کونسل کا اجلاس بلوا کر اپنی باتیں منوائیں یا پھر جمعیۃ سے علیحدہ ہو کر گھروں میں بیٹھ جائیں۔ (فیاض احمد بودلہ ناظم نشریات تحصیل چشتیاں)

مولانا غلام اللہ خاں کی وضاحت

جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام اللہ خاں نے ایک تحریری بیان میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ ان کی جماعت مولانا غلام غوث ہزاروی کے ساتھ مل کر جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف محاذ بنائے گی۔ آپ نے کہا کہ میں اور میرے رفقاء حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی عزت کرتے ہیں، جنہوں نے اکابر کے ناموس کی لاج رکھ لی ہے۔ ہماری تمام تر ہمدردیاں مفتی صاحب کے ساتھ ہیں اور درباری قسم کے علماء کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

ضلع ہزارہ کی مجلس عمومی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کی مجلس عمومی کا اجلاس ۹ ستمبر کو ہوگا۔ جس میں مولانا عبدالحکیم کی جگہ ضلعی جمعیۃ کے نئے امیر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

انتہائی شرمناک

ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما نور عالم قریشی کی گرفتاری کے موقع ان کے گلے سے قرآن پاک اتار کر تھانیدار نے دور پھینک انا للہ و انا الیہ راجعون

گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے

دریا خاں۔ جمعیۃ کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا غلام فرید کی زیر صدارت ہوا جس میں موصوف نے جمعیۃ کی تنظیمی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا لال حسین اختر، پیر خورشید احمد اور مولانا سید گل بادشاہ کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

دوسری قرارداد میں بلوچستان میں فوج کشی کی مذمت اور جمہوریت کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔ تیسری قرارداد میں دریا خاں میں گندے پانی کے نکاس کے انتظام کو بہتر بنانے اور پبلک پارک قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ چوتھی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ دریا خاں شہر کے لئے آٹے کا کوٹہ بحال کیا جائے اور ۱۹۷۰ء کی مردم شماری کے مطابق راشن دیا جائے۔

کلور کوٹ میں متحدہ جمہوری محاذ کا انتخاب

کلور کوٹ میں متحدہ جمہوری محاذ کا اجلاس ہوا۔ صدارت ملک محمد سعید ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری متحدہ محاذ تحصیل بھکر نے کی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر حافظ سراج الدین (جمعیۃ علماء اسلام)

نائب صدر۔ محمد نواز (جماعت اسلامی)

جنرل سیکرٹری۔ رانا محمد یامین نیپ۔

خزانچی ــ حافظ عبدالعلیم ــ جائنٹ سیکرٹری اور جونیئر نائب صدر جمعیۃ علماء پاکستان اور جمہوری پارٹی کے لئے چھوڑ دیئے گئے۔ وہ اپنے ناموں سے جلد ہی صدر کو مطلع کر دینگے۔ مجلس عاملہ میں ہر پارٹی کے تین تین آدمی لئے گئے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کراچی کا جدید انتخاب

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کراچی کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس حاجی دل مراد صاحب بلوچ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا نور الہدیٰ صاحب	امیر
مولانا غلام صمدانی	نائب امیر ۱
علی محمد صاحب	نائب امیر ۲
صوفی عبدالحنان صاحب	ناظم اعلیٰ
قاری عبدالسلام صاحب	ناظم ۱
صوفی جمیل احمد صاحب میوانی	ناظم ۲
قاری شیر افضل صاحب	ناظم نشریات
مفتی احمد الرحمٰن صاحب	خازن
خان محمد صاحب	سالار

نیز حاجی دل مراد صاحب اور صوفی محمد ابراہیم صاحب کو سرپرست مقرر کیا گیا۔ درج ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔

(۱) ضلعی جمعیۃ کراچی کا یہ اجلاس مولانا اسفندیار، بشیر احمد رانا۔ عبدالواحد نعمانی۔ غلام مصطفیٰ۔ پیر عبدالقدوس اور ان کے حواریوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جنہوں نے جماعتی مفاد پر اپنے ذاتی اغراض کو ترجیح دے کر جمعیۃ کے اسلامی منشور سے کھلی غداری کی ہے۔ نیز مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ صوبہ سندھ کے اس ایمان افروز فیصلہ کی تائید و توثیق کرتا ہے جس کی رو سے ان افراد کو جمعیۃ سے خارج کیا جا چکا ہے

(۲) ضلعی جمعیۃ کراچی کا یہ عظیم اجلاس مرکزی اکابرین بقیۃ السلف حضرت درخواستی، محدث کبیر مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا عبید اللہ انور اور مولانا محمد شاہ امروٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ نیز جمہوری محاذ میں شمولیت، نیپ اور دوسری سیاسی جماعتوں سے اشتراک و تعاون کے بارے میں ان کے تمام فیصلوں کی مکمل تائید کرتا ہے۔

(رپورٹ شیر افضل خاں)

تربیتی کلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کا شعبۂ تبلیغ، دینی مدارس و کالجوں کے طلبہ، علماء اور کارکنوں کے لئے ۳ ستمبر بروز پیر سے مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ میں ۲۴ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے جس میں (۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر (۲) پیر طریقت حضرت مولانا بشیر احمد پسروری (۳) مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر ردِ قادیانیت، رد رفض و بدعت، حجیت حدیث، تحریک آزادی میں علماء کا کردار اور دیگر اہم موضوعات پر شرکاء کو تعلیم دینگے تعلیم کا وقت صبح ½۷ تا ½۱۰ بجے اور شام بعد نماز عصر تا نماز مغرب ہوگا۔ طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام ہمیں ہوگا فیس داخلہ پانچ روپے رکھی گئی ہے شرکت کے خواہشمند حضرات جلد از جلد رابطہ قائم فرمائیں۔

(منجانب محمد یوسف رحمانی ناظم شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ)

حکومت عوام کے مسائل حل نہیں کرسکتی تو مستعفی ہو جائے

عبدالباقی اور حق نواز کو جمعیۃ سے خارج کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا مطالبہ

پشاور۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے صوبائی دفتر پشاور میں صوبہ سرحد کے تمام ضلعوں کے امیروں اور نظماء کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس کی صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد جناب مولانا سید محمد ایوب جان صاحب بنوری نے کی۔ اجلاس میں امیر جمعیۃ صوبہ سرحد کی دعوت پر مولانا حبیب گل۔ صاحبزادہ عبدالباری جان جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد اور پشاور شہر کے امیر مولانا محمد حسین و جنرل سیکرٹری نصر اللہ خان اعوان نے شرکت کی۔ اجلاس نے جماعتی تنظیم اور ملک کے مسائل پر غور و خوض کیا۔ اجلاس میں چند قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا یہ اجلاس بلوچستان میں نیپ جمعیۃ کے لیڈروں کی گرفتاری اور ان پر لگائے گئے الزامات کو حکومت کی طرف سے انتقامی کارروائی سمجھتا ہے اور اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اگر ان لیڈروں نے درحقیقت ایسے بھیانک جرائم کئے تھے تو ارتکاب جرم کے بعد ان کو فوراً گرفتار کیوں نہ کیا گیا۔ ایسے وقت میں ان کی گرفتاریوں سے جب ملک کو سیلاب کی تباہ کاریوں کا سامنا ہے۔ جنگی قیدیوں کا مسئلہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے اور ملک میں مہنگائی عروج پر ہے۔ مزید حالات بگڑ سکتے ہیں مستقل آئین کے نفاذ کے بعد حکومت کو چاہیئے تھا کہ تمام سیاسی پارٹیوں سے مفاہمت کے جذبہ کے تحت تعاون کرتی۔ تاکہ حالات مزید خراب نہ ہوتے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے تین ممبران قومی اسمبلی مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبدالحکیم اور مولانا عبدالحق بلوچستانی کی پرزور مذمت کرتا ہے جنہوں نے جمعیۃ کے موقف کے خلاف وزارت عظمیٰ کے انتخاب کے موقع پر ایک عالم دین کے مقابلہ میں ذوالفقار علی بھٹو کو ووٹ دیا ہے۔ نیز یہ اجلاس قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اس بیان سے مکمل اتفاق کرتا ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جن ارکان جمعیۃ نے جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کو نظر انداز کرکے اپنا انفرادی فیصلہ جمعیۃ پر مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے بنیادی رکن نہیں رہے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مستقبل میں اس فرقہ سے پاکستان کی سلامتی اور استحکام کو جو شدید خطرہ درپیش ہے۔ اس کے پیش نظر پاکستان میں تمام کلیدی آسامیوں سے اس فرقہ کے افراد کو فوراً ہٹایا جائے۔

(۴) ملک میں موجودہ کمرتوڑ گرانی عام لوگوں کی برداشت سے باہر ہوتی جارہی ہے۔ اور حکومت نے اس سلسلے میں عوام کی مشکلات کم کرنے کی بجائے آٹا، گھی، چینی، کیمیاوی کھاد وغیرہ کی قیمتیں بڑھا کر اس میں مزید اضافہ کردیا ہے۔ جس سے موجودہ حکومت کی ناکامی کا ثبوت ملتا ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اگر حکومت عوام کی مشکلات حل نہیں کرسکتی تو مستعفی ہو جائے۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان مختلف علاقوں میں سیلاب زدگان کی فوری امداد کرے صرف ہمدردی کے بیانات اور دوروں سے یہ اہم مسئلہ حل نہیں ہوسکتا اور نہ سیلاب زدگان کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس سلسلہ میں حکومت کو اپنے تعاون کی پیشکش کرتی ہے۔ اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتی ہے۔

(۶) یہ اجلاس مرکزی امیر جمعیۃ علماء اسلام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سرحد سے صوبائی اسمبلی کے لئے منتخب ہونے والے دو ممبر حق نواز اور عبدالباقی جنہوں نے جمعیۃ کے موقف کے خلاف موجودہ صوبائی حکومت سے تعاون کیا ہے۔ اور سینٹ کے انتخاب کے موقع پر جمعیۃ کے امیدوار کے مقابلہ میں حکومت کے نمائندے کو ووٹ دیا ہے۔ ان کو فوری طور پر جمعیۃ سے خارج کرنے کا اعلان فرمائیں۔

(۷) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چترال میں اشیائے خوردنی کی شدید قلت اور مہنگائی ہے موسم سرما کی آمد کے پیش نظر چترال کے عوام کو آٹا، گھی، چینی مٹی کا تیل اور دوسری ضروریات زندگی کی اشیا فوری طور پر پہنچائی جائیں۔ کیونکہ عنقریب برفباری کی وجہ سے لاہوری ٹاپ پر نقل و حمل میں مشکلات کا سامنا ہونے کا خدشہ ہے۔ اگر فوری طور پر حکومت نے کارروائی نہ کی۔ تو عوام کو بے حد مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔

آخر میں اجلاس دعائے خیر کے ساتھ بحکم صدر اجلاس برخاست ہوا۔

مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس صوبائی دفتر پشاور میں ہوا۔ اجلاس میں صوبائی مجلس عاملہ کے ارکان جناب مولانا سید محمد ایوب جان صاحب بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد، نائب امیر فقیر محمد خان، ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری جان۔ ناظم ڈاکٹر ... ناظم مولانا حبیب گل صاحب۔ خازن ڈاکٹر حاجی ... صاحب۔ سالار اعلیٰ محمد یونس نے شرکت کی۔ حاجی ... پراچہ نے امیر صاحب کی دعوت پر شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت امیر جمعیۃ صوبہ سرحد نے کی۔ اجلاس کا آغاز قرآن پاک سے ہوا۔ اجلاس میں جماعتی تنظیم پر غور کیا گیا۔

(۲) مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس میں یہ بھی فیصلہ ... کہ پنجاب کے سیلاب زدگان کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن فوری امداد کے لئے کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ چندہ اور دوسری ضروریات کی چیزیں اکٹھی ... اور متاثرین تک پہنچائیں۔ یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیلاب زدگان کے لئے فوری طور ضروری امداد مہیا کرے۔ اور ان کی آبادکاری کا انتظام کرے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر پر نہایت مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنی پہلی تقریر میں وزیر اعظم حزب اختلاف کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے تجاویز پیش کرتے لیکن انہوں نے حسب سابق دھمکی آمیز لہجہ اختیار کرکے حزب اختلاف سے افہام و تفہیم کو رد کردیا۔ اس طرح ملک کے حالات کو بہتر بنانے میں کوئی تعمیری کام نہیں ہوا۔

بلوچستان میں نئی گرفتاریوں کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر مولانا سید محمد ایوب جان بنوری اور صوبائی جنرل سیکرٹری صاحبزادہ عبدالباری جان نے ایک مشترکہ بیان میں بلوچستان کے سابق گورنر میر غوث بخش بزنجو سابق وزیر اعلیٰ عطاء اللہ مینگل اور بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی کے صدر جناب خیر بخش مری اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان لیڈروں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس وقت ملک انتہائی نازک دور سے گذر رہا ہے۔ پاکستان کو کئی ایسے مسائل درپیش ہیں جس کے حل کے لئے پوری قوم کو متحد کرنے کی ضرورت ہے۔ وطن عزیز کا اکثر حصہ سیلابوں کے لپیٹ میں ہے۔ ایک لاکھ کے قریب ہمارے جیالے نوجوان فوجی بھارت کے کیمپوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ایسے حالات میں مسلسل گرفتاریوں سے لوگوں میں ہیجان پیدا کرنا ملک کے مستقبل کو خطرہ میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

انہوں نے کہا۔ نئے آئین کے نفاذ کے فوراً بعد اس قسم کے غیر جمہوری اقدامات سے ملک کی وحدت اور سلامتی کو سخت خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ اپنی جمہوریت کش پالیسی پر نظر ثانی کریں اور ان لیڈروں کو فوراً رہا کریں۔

...ف و تبصرہ

...سئلہ کشمیر اور قادیانی

...لف :- جناب اختر کاشمیری

...شر :- مکتبہ تفہیم الاسلام پریم گلی ۱۳ ول محمد روڈ لاہور

...حات ۱۱۶ — قیمت ۲/۰ روپے

...ادیانی حضرات نئی نسل کو دھوکہ دینے کے لئے عموماً ...نڈا کرتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر کے ساتھ ان کا بھی تعلق ...ر انہوں نے بھی کشمیر کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ ...ے۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ بلکہ تحریک کشمیر کو قادیانیوں ...نہ سازشوں کے ذریعہ سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ... زیر نظر کتاب میں مؤلف نے دلائل کے ساتھ قادیانیوں ...س جھوٹ کا پردہ چاک کیا ہے۔ (مدیر)

...زاد کشمیر محکمہ اوقاف کی کارکردگی انتہائی غیر تسلی بخش ہے

آزاد کشمیر کے ممتاز علماء کرام کا مشترکہ بیان

مظفر آباد۔ آزاد کشمیر کے ممتاز علماء کرام نے ایک مشترکہ بیان میں آزاد کشمیر کے محکمہ اوقاف کی کارکردگی کو انتہائی غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اوقاف فنڈز کو دینی مقاصد کے لئے خرچ نہیں کیا جا رہا ہے۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اوقاف فنڈز کو ماہرین اور علماء کرام کی ایک مشترکہ کمیٹی کے مشورہ سے خرچ کیا جانا چاہیئے۔ مشترکہ بیان میں دستخط کرنے والوں میں مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر مولانا عبدالقدوس مہتمم مدرسہ انوار الاسلام۔ مولانا عبدالمالک۔ مولانا محمد شریف، مظفر حسین شاہ نائب صدر جمعیۃ علماء۔ سید ثناء اللہ خطیب جامع مسجد باغ۔ حافظ محمد عبداللہ مہتمم تعلیم القرآن باغ۔ راجہ محمد اکرم خاں ایڈووکیٹ مظفر آباد۔ مولانا حاجی عبدالکریم صاحب نائب صدر جمعیۃ حلقہ سدھن گلی اور مولانا حکیم فضل الرحمٰن شامل ہیں۔

اپنے بیان میں علماء کرام نے واضح کیا کہ بہت غور کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب تک اوقاف فنڈز کو ماہرین اور علماء کی مشترکہ کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جاتا، موجودہ ناتسلی بخش سلسلہ جاری رہے گا۔ اور اوقاف فنڈز کے ضیاع سے دینی مقاصد کو نقصان پہنچے گا۔

علماء کرام نے پر زور مطالبہ کیا اور صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مجوزہ کمیٹی میں دو تہائی علماء تینوں اضلاع سے اور ایک تہائی محکمہ اوقاف کے ملازمین سے اراکین لئے جائیں۔ اس کمیٹی کو صرف مشاورتی ادارہ نہ بنایا جائے۔ بلکہ تمام فنڈز اس کی تحویل میں دیئے جائیں۔ تاکہ اوقاف فنڈز ...مقاصد کے لئے بہتر طور پر خرچ ہوا کریں۔

بقیہ — فحش لٹریچر پر پابندی

نافذ ہوگا تو اور پوزیشن ہوگی۔ اس لئے میں مولانا عبدالحق سے گذارش کروں گا کہ آج ان قراردادوں کو ملتوی کرایا جائے اسے ایجنڈے ہی پر رہنے دیا جائے۔ اور آئین کے نفاذ تک اسے ملتوی کر دیں۔

مولانا نے کہا کہ میں وزیر قانون کی یقین دہانی پر واپس تو نہیں لیتا۔ مگر ملتوی رکھنا قبول کرتا ہوں۔ ایجنڈے پر مولانا کی دیگر تین قراردادوں کا تعلق شراب نوشی، ناچ گانا ثقافتی طائفوں کے تبادلہ، قمار، جوا، گھوڑ دوڑ پر پابندی اور سودی نظام کو بدلنے کے لئے ایک ایسی کمیٹی تشکیل دینے سے تھا۔ جو چھ ماہ کے اندر اندر متبادل تجاویز پر مشتمل رپورٹ پیش کرے۔

جمعیۃ تحصیل صادق آباد کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد کا اجلاس مولانا نعیم اللہ خاں امیر تحصیل صادق آباد منعقد ہوا۔ مولانا نعیم اللہ خاں نے کارکنوں کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے ہدایات دیں کہ تمام کارکن اسوۂ رسول ﷺ پر عمل پیرا ہوں۔ تاکہ ظاہری سیرت و صورت سے معلوم ہو کہ یہ جمعیۃ کے ارکان ہیں

اجلاس سے پہلے جمعیۃ گارڈز کے سالار مولانا حماد اللہ شفیق اور مولانا شفیق الرحمان درخواستی نے بھی خطاب کیا

ایک قرارداد کے ذریعہ تحصیل صادق آباد کے سیلاب زدگان کے لئے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ سیلاب زدگان کے لئے مالی امداد اور ان کی رہائش کے لئے متبادل انتظام کیا جائے۔

دوسری قرارداد میں روزمرہ اشیائے صرف کی گرانی اور قلت پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا۔ کہ روزمرہ کی اشیاء صرف کھلے بندوں فروخت کی جائیں۔ تاکہ لوگ پریشانی سے محفوظ ہوں۔

ایک اور قرارداد میں تحصیل صادق آباد میں کھاد کی فراہمی کا مطالبہ کیا گیا تاکہ فصلیں نقصان سے بچ جائیں۔

ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا دوست محمد . . . . اور دیگر تمام سیاسی راہنماؤں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

انتخاب جمعیۃ ضلع شیخوپورہ

امیر	مولانا عبداللطیف صاحب انور
نائب امیر ۱	حاجی شیخ محمد ابراہیم صاحب
نائب امیر ۲	ڈاکٹر عبدالحق صاحب نارڈ
ناظم عمومی	محمد یعقوب ربانی
ناظم ۱	مولانا خان محمد صاحب
ناظم ۲	مولانا محمد عالم صاحب
خازن	مفتی غلام مرتضیٰ صاحب
سالار	مولانا محمد اسحاق صاحب

بقیہ — چٹان اور لاہوری مرزائی

مولانا محمد قاسم نانوتوی، سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ جیسے لوگ نظر آتے ہیں۔ ملت مرحومہ غمگسار، گالیاں سن کر دعائیں دینے والے، اشاعت اسلام کے لئے زندگی کھپانے والے، دار و رسن کو چوم لینے والے۔ اگر دعویٰ نبوت توہین انبیاء، تکفیر مسلمین اور حمایت نصاریٰ کا نام تجدید ہے تو اس منصب تجدید سے شیطان بھلا!

آغا صاحب سمیت سبھی سے گذارش کروں گا کہ بگنوں کے فرق سے ناپاک جانور کی ناپاکی میں کسی دھوکہ کا شکار نہ ہوں۔ اور اپنے ہی پیٹ میں چھرا گھونپ کر مذہبی و روحانی خودکشی سے بچیں۔

آخر میں آغا صاحب کی ایک مجبوری کی طرف اشارہ ضروری ہے۔ وہ یہ کہ موصوف آج کل بوجوہ مودودی صاحب کے حلقہ عقیدت میں ہیں۔ اور بدقسمتی سے تنخواہ دار معتقدین سے زیادہ انہیں عقیدت ہے۔ چونکہ لاہوری گروپ کے متعلق اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ جیسا کہ مخفی نہیں اس لئے شاید عقیدت کا غیر شعوری اثر آغا صاحب کو یہاں لے آیا۔

اس نازک مرحلہ پر اس ذات شریف سے تعرض کئے بغیر آغا صاحب سے عرض کروں گا کہ اس معاملہ میں حضرت العلام سید محمد انور شاہ کاشمیری اور امیر شریعت قدس سرہما کے دامن سے ہی وابستہ رہیں کہ اس معاملہ میں وہی سند ہیں۔

مودودی صاحب تو ہوائی گروپ کے متعلق بھی فراخدل واقع ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۹۷۰ء کا جماعتی انتخابی منشور دیکھنے سے قلعی کھل جائے گی۔ جس پر جناب مولانا عبدالستار نیازی نے اور مولانا تاج محمود نے حضرت والا سے وضاحت بھی طلب کی تھی۔ اور احقر کا ایک مختصر مضمون اس سلسلہ میں ترجمان میں چھپا تھا۔

باقی انہیں مسئلہ ختم نبوت سے جو وابستگی ہے، وہ اپنے مرحوم ساتھی ماسٹر تاج الدین صاحب کے رسالہ "بیان صادق" نیز امیر شریعت رح کی تقریر کیمبل پور سے دیکھ لیں۔ اور پیمان کراچی کا وہ انٹرویو نہ بھولیں جس میں تحریک ۱۹۵۳ء کو دستور اسلامی کے خلاف سازش کہا ہے نیز اپنے ۶۸ء کے کیس میں حلف نامہ اور ۵۳ء کی تحریک میں گورنر ہاؤس لاہور سے ربوہ ہیڈ کوارٹر تک ان کی سرگرمیاں معلوم ہیں۔

باقی رہ گئی لاہوری گروپ کی تصریحات تو چند دن انتظار فرمائیں۔ خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔

مبلغ مولانا حسین علی صاحب

(نوٹ) اس سے قبل یہ انتخاب غلط شائع ہو گیا تھا۔ جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے (ادارہ)

مولانا مفتی محمود کو ملک بھر کے کارکنوں کا اعتماد حاصل ہے

ضلع ہزارہ کے ارکان جمعیۃ کو مولانا ہزاروی سے اتفاق نہیں

(محمد زمان خاں اچکزئی)

کوئٹہ ۱۸ راگست۔ جناب محمد زمان خاں اچکزئی سینئر وجنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان نے ایک بیان میں حافظ نذیر احمد ہزاروی کے اس دعویٰ کی تردید کی ہے۔ اور اس کو لغو، گمراہ کن اور بے بنیاد قرار دیا ہے کہ ان کی جماعت ضلع ہزارہ میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے اور مفتی محمود صاحب عوام کی حمایت سے محروم ہو رہے ہیں

محمد زمان خاں اچکزئی نے کہا ہے کہ حافظ نذیر احمد ہزاروی کو کوئی نہیں جانتا۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ ۱۳ راگست ۱۹۷۳ء کو اسلام آباد میں ان کی موجودگی میں ضلع ہزارہ کے ایک وفد نے جو ذمہ دار اور اہم شخصیتوں پر مشتمل تھا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو مکمل اعتماد اور تعاون کا یقین دلایا۔ اور مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم کے مؤقف کی سخت مخالفت کی۔

محمد زمان خاں اچکزئی نے کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہمیشہ اپنے اکابرین اور مرکزی وصوبائی مجالس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلوں کا احترام کرتے ہوئے ان پر کاربند اور عمل پیرا رہے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے دور وزارت اعلیٰ کے مختصر عرصے میں اسلامی، تعمیری، جمہوری و سیاسی کارہائے نمایاں سر انجام دے کر مخالفین سے بھی اپنا لوہا منوالیا۔ اور بیرونی ممالک خصوصاً اسلامی ممالک نے بھی ان کا اعتراف کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وہ شخصیت ہیں جن کو نہ تو کوئی خرید سکتا ہے اور نہ وہ کسی کے دباؤ میں آ سکتے ہیں۔ وہ لالچ اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہستی ہیں۔ آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو نہ صرف بلوچستان بلکہ پاکستان کے دیگر صوبوں کے عوام کا مکمل اعتماد حاصل ہے اور وہ ان کے کارناموں اور کارکردگیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہر قسم کا تعاون حاصل ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایسے غیر معروف ابن الوقت اور مفاد پرست اشخاص کے بیانات سے عوام کو گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا مفتی محمود نے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا

شاہدرہ موڑ پر عوام اور جمعیۃ کے کارکنوں نے مفتی صاحب کا استقبال کیا

لاہور ۲۳ راگست۔ آج صبح سات بجے حضرت مولانا مفتی محمود سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام، قاری نور الحق ایڈووکیٹ ناظم جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اور قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ نے مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے راہنماؤں کی معیت میں سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا آپ کے ہمراہ ضلعی جمعیۃ لاہور کے نائب امیر مولانا محمد ابراہیم شہری جمعیۃ کے امیر عبدالحمید بٹ اور مرزا غلام نبی جانباز ایڈیٹر ماہنامہ تبصرہ لاہور کے علاوہ سینکڑوں مقامی کارکن جمعیۃ کا جھنڈا اٹھائے سیلاب زدہ علاقے میں تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ سب سے پہلے جن امدادی کیمپوں میں تشریف لے گئے۔ ان میں خاکسار تحریک استقلال جماعت اسلامی اور پی، ڈی، پی کے نام قابل ذکر ہیں۔ امدادی کیمپوں اور سیلاب زدہ لوگوں میں جمعیۃ کی طرف سے تقریباً تین ہزار روپے تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد آپ جیا موسیٰ اور لاجپت نگر میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر نیز امامیہ کالونی بھی گئے اور فرداً فرداً متاثرہ لوگوں سے اظہار ہمدردی کیا۔ اور مقامی جمعیۃ کے اراکین کو تلقین کی کہ وہ سیلاب زدگان کی امداد میں پہلے سے زیادہ جانفشانی سے کام کریں۔

دعائے صحت

کوئٹہ ۱۸ راگست۔ محمد زمان خاں اچکزئی سینئر وجنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان نے اخباری بیان میں کہا کہ سید ضیاء الدین آغا لاہوری جو ایک عالم فاضل اور جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے مقتدر راہنما ہیں کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کمبائنڈ ملٹری ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بقیہ — مولانا شمس الدین کا انکشاف

دکان بند کر کے ان کے چبوترے پر بیٹھ جاتے تھے اور کوئی گڑبڑ نہیں کرتے تھے۔ حکومت پریشان ہو چکی تھی اور اس علاقہ میں ڈپٹی کمشنر بھی مجلس عاملہ کی اجازت کے بغیر باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ بہرحال اب حکومت نے ہم سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی ہے کہ ہم ہفتہ کے اندر ان لوگوں کے مقدمات واپس لے لیں گے۔ میں بلوچستان کے عوام کو خراج عقیدت پیش کروں گا کہ ان کی وجہ سے ہم ثابت قدم رہے اور اللہ کا شکر گذار ہوں کہ اس نے ہم کو ثابت قدم رکھا۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ بلوچستان میں ایرانی فوج ہے اور وہ ایرانی فوج ہمارے خلاف لڑائی میں حصہ لے رہی ہے۔ مجھے جس ہیلی کاپٹر میں واپس لایا گیا۔ اس کا ہوا باز ایرانی تھا۔ میں حکومت کو واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر فوج کی یہ مداخلت جاری رہی۔ تو ہم مرنے مارنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ہم اپنے حقوق اور اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ گرانی کی وجہ سے بلوچستان میں آٹا، گھی، چاول بالکل نایاب ہے لوگ بھوک کے مر رہے ہیں۔ اور مجھے افسوس اس پر ہوا کہ کل میں بندرگاہ گیا تو وہاں چاولوں سے لدے ہوئے جہاز باہر جا رہے تھے۔ عوام بھوک کے مریں اور تم لوگ اپنی عیاشی کے لئے چیزیں باہر بیچ کر پیسے منگواتے ہو۔ عوام میں گرانی کی یہ حالت اور تم وزیر اعظم کے محل کے لئے کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہو۔ یہ ایک غریب ملک کے وزیر اعظم کا محل ہے۔ بہرحال میں کہتا ہوں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ بلوچستان سے مرزائیوں کو باہر نکال دو اور اس میں اکثریتی پارٹی کو حکومت دو۔ اور پاکستان میں اسلام رائج کرو ورنہ تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

اس کے علاوہ ختم نبوت کے دفتر میں بھی مولانا نے خطاب فرمایا۔

حکومت مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کرے

مولانا حبیب گل ایم۔ پی۔ اے کا بیان

حکومت صوبہ سرحد نے بلدیاتی اداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ مذہبی، تعلیمی درسگاہوں اور اداروں کی امداد بند کر دیں۔ اس حکم سے کئی درسگاہوں کی امداد جو کہ سالہا سال سے ان کو ملا کرتی تھی، بلا وجہ بند کر دینے سے مسلمانان صوبہ سرحد کو کافی صدمہ پہنچا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے اس بیان سے بھی کہ وہ مساجد میں سیاسی تقاریر پر پابندی لگا دینگے مسلمانوں میں تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ نہ معلوم صوبہ سرحد کی کابینہ کیوں ایسی کارروائیوں پر آمادہ ہو گئی ہے۔ جن سے مذہبی تعلیم کی ترقی پر خراب اثر پڑتا ہے حکومت سیاست کو مذہب سے کس طرح جدا کر سکتی ہے کیا حکومت سرحد کا یہ مطلب ہے کہ حکومت کے کسی غلط اور ناجائز کام پر بھی تنقید نہ کی جائے۔ میں وزیر اعلیٰ اور ان کے اراکین کابینہ کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ مذہبی امور میں مداخلت کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے مخلوق خدا کی بھلائی کے کام کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

طلباء کی سرگرمیاں

سنٹرل کمیٹی کا اجلاس

چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب صاحب قریشی نے ۲ ستمبر ۷۳ء کو سنٹرل کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس ... لاہور میں طلب کیا ہے۔ لہذا تمام ارکان سنٹرل کمیٹی کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ۲ ستمبر کی صبح تک لاہور پہنچ جائیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کا اجلاس

۲۶ اگست بروز اتوار جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کا اجلاس صوبائی دفتر واقع لاہور میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت میاں محمد عارف صاحب اسسٹنٹ چیف آرگنائزر نے کی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) اجلاس میں علماء حق کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا عبداللہ درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ کی پالیسی سے انحراف کرنے والوں کے اخراج کے فیصلہ کی مکمل حمایت کی گئی اور اس اقدام کا خیر مقدم کیا گیا۔

(۲) جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی سنٹرل کمیٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور بحر اللہ ہزاروی اور شمس القمر قاسمی کے اخراج کو ایک مستحسن اقدام قرار دیا گیا۔ کیونکہ ان حضرات نے جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی پالیسی سے مسلسل انحراف کر کے جمعیۃ کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے اور تنظیم کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش کی

(۳) جناب محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ موجودہ حالات کے پیش نظر سنٹرل کمیٹی کا فوری اجلاس بلا کر ایک لائحہ عمل مرتب کریں۔ اور اس سلسلہ میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی پالیسی کا واضح طور پر اعلان فرمائیں۔

(۴) ایک قرارداد کے ذریعہ ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی اور سیاسی بے چینی کا فوری مؤثر اور بہترین حل تلاش کیا جائے۔ سیاسی قیدیوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ تعلیمی اداروں میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام تعلیم نافذ کر کے پاکستان کے بنیادی مقصد کو پورا کیا جائے۔ سیلاب سے متاثرین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین کو ہدایت کی گئی کہ وہ سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد کریں۔

آخر میں جناب محمد اسلوب قریشی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک اس وقت ایک زبردست آزمائشی دور سے گذر رہا ہے۔ آئین کے نفاذ کے باوجود بے آئینی کا دور دورہ ہے۔ آزمائش کے اس دور میں جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام اراکین پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ ہر باطل قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آئیں۔ ہر دور میں کچھ لوگ حق کے پرستار رہے ہیں۔ اسی طرح آج علماء حق نے جو کردار ملکی سیاست میں ادا کیا ہے وہ یقیناً لائق تحسین ہے۔ اور تاریخ کا ایک نہایت روشن باب ہے۔ آج انہی علماء حق کی قیادت میں ہر فسطائیت اور آمریت سے ٹکرا جانا ہمارے لئے باعث نجات اور سرمایۂ افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کا اجلاس

۱۲-اگست ۱۹۷۳ء کو صوبہ سرحد کے صوبائی دفتر میں جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب قبلہ ایاز آف بنوں (آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام سرحد) منعقد ہوا صوبہ کے متعدد نمایندوں نے شرکت کی صوبہ سرحد کی تنظیم نو کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ صوبائی تنظیم کی تکمیل کے لیے جناب ڈاکٹر ہمایوں صاحب خیبر میڈیکل کالج کو مردان، سوات اور ضلع پشاور کی ذمہ داری سونپی گئی۔ جبکہ کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے دوروں کی ذمہ داری خود جناب قبلہ ایاز نے قبول کی اور ضلع ہزارہ کے لئے عبدالحق صاحب کو مقرر کیا گیا۔

ماہ رمضان کے فوراً بعد پورے صوبہ کا کنونشن بلایا جائیگا جس میں صوبہ کا نیا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔ آخر میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ کی تمام شاخیں صوبائی معاملات میں جناب قبلہ ایاز صاحب سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کرینگی۔

جناب قبلہ ایاز معرفت حاجی سرفراز صاحب زرگر ٹانچی بازار بنوں)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر کا کنونشن

۱۹ اگست ۱۹۷۳ء کو جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر کا عظیم الشان کنونشن پنو عاقل ضلع سکھر میں منعقد ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے صوبائی راہنماؤں کے علاوہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ بیر شریف اور حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی مدظلہ نے بھی شرکت کی۔ سیلاب کے خطرے کے باوجود کنونشن بہت کامیاب رہا اور ضلع کی تمام شاخوں سے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ صوبائی خازن جناب سید لیاقت علی شاہ صاحب نے کنونشن کی کامیابی کے لئے بہت کوشش فرمائی۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی قابل مبارکباد ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ صوبہ سندھ کے باقی اضلاع کے کنونشنز بھی بہت جلد مکمل ہو جائیں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام حیدرآباد ڈویژن کا کنونشن

۱۰ اگست کو ڈگری میں حیدرآباد ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ماہ ستمبر میں حیدرآباد ڈویژن کا کنونشن ڈگری میں بلایا جائے گا۔ اس کنونشن میں پورے ڈویژن کے طلباء شریک ہونگے اور صوبائی راہنماؤں کے علاوہ مرکزی راہنما جید علماء کرام اور مقررین بھی شریک ہونگے۔

سٹاپ پریس

تحریک سول نافرمانی کا آغاز

متحدہ جمہوری محاذ کی مرکزی مجلس عمل کی ہدایت پر ملک بھر میں دفعہ ۱۴۴ توڑ کر گرفتاریاں پیش کرنے کی تحریک شروع ہو گئی ہے اور جماعت اسلامی کے سوا محاذ میں شامل تمام جماعتوں کے کارکن محاذ کے پروگرام کے مطابق مندرجہ ذیل مطالبات کے لئے احتجاجاً گرفتاریاں دے رہے ہیں۔

مطالبات

(۱) — مہنگائی، بدامنی اور بیروزگاری کو دور کیا جائے۔

(۲) — وہ تمام غلط پالیسیاں جو ملکی سالمیت کو خطرہ میں ڈال رہی ہیں، فوراً بند کی جائیں۔

(۳) — بنیادی حقوق بحال کئے جائیں۔

(۴) — سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

(۵) — پریس پر سے ناجائز پابندیاں ہٹائی جائیں۔

(۶) — ریڈیو، ٹی وی اور ٹرسٹ کے اخبارات کے ذریعہ جھوٹا اور شر انگیز پروپیگنڈا ختم کیا جائے

(۷) — مزدوروں، کسانوں اور طالب علموں کے جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں۔

(۸) — آئین کی اسلامی دفعات کو مؤثر بنایا جائے۔

(۹) — سرحد اور بلوچستان میں نمائندہ حکومتوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(۱۰) — سیلاب زدگان کے نقصانات کی مکمل طور پر تلافی کی جائے۔

(۱۱) — شراب نوشی، بدکاری اور جوئے جیسے غیر اسلامی افعال کو ختم کیا جائے۔

تادم تحریر گرفتار ہونے والوں میں نوابزادہ نصراللہ خاں (پی ڈی پی) جناب احمد نواز بگٹی (نیپ) جناب ملک محمد قاسم (مسلم لیگ) جناب قسور گردیزی (نیپ) جناب قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ (جمعیۃ علماء اسلام) جناب حبیب جالب (نیپ) جناب خواجہ عبدالرؤف (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا شیر محمد (جمعیۃ علماء اسلام) صاحبزادہ فیض القادری (جمعیۃ علماء پاکستان) مولانا سلیم اللہ (جمعیۃ علماء پاکستان) ذوالفقار علی جاموٹ (مسلم لیگ) علی گوہر (خاکسار) میاں عبدالرحمٰن (جمعیۃ علماء اسلام) اور متعدد دیگر راہنما اور کارکن شامل ہیں۔

نیز پنجاب متحدہ جمہوری محاذ کی ہائی کمان نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ محاذ کے کارکن خود گرفتاریاں پیش کر رہے ہیں اور وہ دفعہ ۱۴۴ کی پابندیوں کو غیر آئینی سمجھتے ہیں۔ اس لئے گرفتار شدگان کی ضمانتیں نہیں کرائی جائینگی اور نہ ان گرفتاریوں پر احتجاج کیا جائے گا۔

قسط نمبر ۲ — مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی

ڈیرہ اسماعیل خان میں مرزائیوں کی اشتعال انگیزیاں

تو مرزائیت کے پاؤں تلے جیسا کہ چاہیے تھا زمین نکل گئی۔ انہیں اپنی عاقبت نظر آنے لگی۔ ان میں کہرام مچ گیا۔ اور نوے ہزار تار صدر مملکت کو بھجوائی گئیں کہ ہم مر گئے۔ ایک طرف حکومت پاکستان کو آنکھیں دکھانے لگے اور دوسری طرف اپنے جھوٹے نبی کی سنت سیئہ پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو خوب گالیاں دیں چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی ان کے نمک خواروں نے ان مغلظات کو پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ اور دکان دکان پر یہ اجیر مسلمانوں کی عزت کو چیلنج دینے لگے ہیں۔

انہوں نے ڈیرہ میں جو پمفلٹ تقسیم کئے اس وقت ان میں سے دو ہمارے سامنے ہیں۔ قرارداد کشمیر پر تبصرہ کے عنوان سے ان کے موجودہ امام علیہ ما علیہ نے ۴ مئی ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں جمعہ کے موقعہ پر جو بیان دیا ہے اس کے چند شرارت آمیز اور اشتعال انگیز اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

شرارت آمیز دھونس

اس پمفلٹ کے صفحہ ۴ پر حکومت پاکستان کو دھونس دیتے ہوئے کہا گیا ہے۔

اگر یہ خرابی (کشمیر میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی) انتہا تک پہنچ گئی (یعنی اس قرارداد کی توثیق کی گئی اور اس کا عملی نفاذ ہوا) تو اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔ ٹھیک ہے پاکستان مرزائیوں کے ہی دم قدم سے جو قائم ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ایک حقیر اقلیت اور حکومت پاکستان کو یہ دھونس۔

مسلم ممبران اسمبلی بددیانت ہیں؟

اسی پمفلٹ کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں۔ پھر اس حلف میں (صدر مملکت کے حلف میں) یہ بھی ہے کہ ہم قرآنی احکام کو اپنی زندگیوں میں قابل عمل سمجھتے ہیں لیکن اگر تم (غیر مرزائی) نے اپنی زندگی انوار قرآنی کے جلوؤں سے منور نہیں کر رکھی۔ تو تم یہ حلف نہیں اٹھا سکتے سوائے اس کے کہ اپنی قوم کے ساتھ بددیانتی کرتے ہوئے اس حلف کو اٹھا لو تو اٹھا لو۔ اور کوئی صورت نظر نہیں آتی میں نے اس حلف نامہ کے الفاظ پر غور کیا ہے اور میں بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایک احمدی (مرزائی) کے راستہ میں اس حلف کے اٹھانے میں کوئی روک نہیں۔ سمجھا آپ نے ایک احمدی یعنی مرزائی تو یہ حلف پوری دیانت سے اٹھا سکتا ہے۔ اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ مگر تم مرزائیت کے منکر اراکین اسمبلی بددیانتی سے یہ حلف اٹھا لو تو اٹھا لو ورنہ اور کوئی صورت نہیں کیونکہ تمہاری زندگی انوار قرآنی کے جلوؤں سے جو منور نہیں۔ سبحان اللہ۔

ع جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں

پاک فوج کی تحقیر و تذلیل

۱۹۵۳ء کا ذکر کرتے ہوئے اسی پمفلٹ کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔ پھر کہنے والے ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ جب افسران فوج ان کو (غالباً ان کے امام کو) پکڑنے گئے تو کبھی گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے تھے اور کبھی پاؤں کو تاہم ہمیں ان کے کسی کے پاؤں پکڑنے کی کوئی دلچسپی نہیں۔ انگریز کی خوشامد میں پچاس الماریاں لکھنے والوں کی یہ ڈینگیں اللہ اللہ تو بھی بڑا بردبار اور حلیم ہے۔

پاکستانی مسلمان گیدڑ ہیں

اسی صفحہ پر آگے لکھا ہے تم گیدڑ اپنی کھوہ سے نکل آئے ہو اور سمجھتے ہو کہ تمہارے چیخنے چلانے سے جماعت احمدیہ (مرزائیہ) کے افراد ڈر جاویں گے۔ نہیں ہرگز نہیں ڈرینگے اور پھر صفحہ ۱۲ پر یوں غوغا آرائی کی ہے لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہوا (یعنی ملک میں مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی وجہ انارکی پیدا ہوئی اور افراتفری پھیلی) تو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کہنے والے نے سچ کہا تھا۔

ع جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں!
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

تم لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر نکلتے ہو اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے۔ ہمیں تو اللہ نے شیر کے رعب سے بڑھ کر رعب عطا فرمایا ہے۔ شیر کی دھاڑ سے میلوں تک بڑے جانور کانپ اٹھتے ہیں

ڈیرہ اسماعیل خاں والو!

سنا تم نے فرنگی شیروں کی دھاڑ کو یہ ہیں وہ پمفلٹ جو دشمنان اسلام نے پچھلے ہفتے تمہارے دکانوں میں تقسیم کیے اور کئی نادانوں نے بلا سوچے سمجھے اظہار نفرت کیے بغیر رکھ لیے۔

صرف احمدی اسلام کے فدائی ہیں

اسی پمفلٹ کے صفحہ ۹ پر مسلمانوں کے غیرت ایمانی کو یوں چیلنج دیا گیا ہے کہا ہے اگر آج احمدیت (مرزائیت) مٹ جائے تو دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں رہے گا جو اسلام کے لیے کام کرے اور اس کی اشاعت اور ترقی کے لیے قربانی دے۔

سمجھا آپ نے "کوئی بھی ایسا نہیں" کے عموم کو اس میں صرف ماؤشما کے گلے پر چھری نہیں پھری۔ اس میں صرف جمعیت علماء اسلام۔ جمعیت علماء پاکستان۔ جمعیت اہلحدیث۔ تحفظ ختم نبوت۔ تنظیم اہل سنت جماعت ہائے اہل تشیع ملک کے ہزاروں دینی مدارس۔ مجلس احرار اور سینکڑوں خانقاہوں پر ہی ہاتھ صاف نہیں کیا گیا بلکہ پاکستان کے بھٹو لیبیا کے قذافی مصر کے انور السادات شاہ ایران۔ شاہ افغانستان۔ شاہ فیصل ملک کے تمام سیاسی اور غیر سیاسی تنظیموں تمام لیگیوں تمام لیڈروں اور چھوٹے بڑے کروڑوں مسلمانوں کو اسلام کے لیے غیرت سے خالی اور اسلام کے لیے کام کرنے سے عاری بتلایا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون یہ ہے وہ پمفلٹ جو ربوہ سے شائع کرکے ملک میں پھیلائے جا رہے ہیں۔ اور گذشتہ دنوں ہمارے ضلع کے سیدھے سادھے مسلمانوں میں بھی ان کو تقسیم کیا گیا ہے۔

حکومت سرحد

اس سلسلہ میں سب سے پہلی ذمہ داری حکومت سرحد پر عائد ہوتی ہے اس لئے بھی کہ جس طرح رعیت کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس سے بڑھ کر ایک مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعیت کے ایمان کی بھی حفاظت کرے۔ اور اس کے لئے بھی کہ سرحد کا موجودہ وزیراعلیٰ جو ڈیرہ ہی کا باشندہ ہے، اور اسے پابند صوم وصلوٰۃ ہونے اور فریضہ حج ادا کرنے پر بجا طور پر ناز ہے، کیونکہ حج روزہ نماز اور قرآن خوانی کی توفیق نے بلاشبہ ناموس رسالت کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کو کئی گنا بڑھا دیا

ہے. کتنی ہی افسوس کی بات ہو گی، اگر ایک حاجی اور نمازی قرآن خوان وزیر اعلیٰ کے ہوتے ہوئے ان کے اپنے ہی ضلع میں گستاخان بارگاہِ نبوت کو پھلنے پھولنے کا موقع مل جائے، اس موقع پر مولانا ظفر علی خان مرحوم کا عشق نبوی میں ڈوبا ہو، یہ پیغام ان کو یاد دلانا غالباً بے موقعہ نہیں ہوگا. ونعم ما قال

نماز اچھی ہے حج اچھا زکوٰۃ اچھی ہے صوم اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

بہر حال یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، کہ ان بے لگاموں کو لگام دیں، اور زیادہ نہ کر سکیں تو کم از کم ارتداد خانوں کے باہر تو انہیں اشتعال انگیز کارروائیوں سے قطعاً روک دیں، بصورت دیگر ارتداد کی ان مذموم مساعی سے کوئی ایک شخص بھی اگر لالچ اور فریب میں آکر ایمان کھو بیٹھا تو اس کی ساری ذمہ داری نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ان بااختیار اور با اقتدار افراد پر ہو گی جو سب کچھ کر سکنے کے باوجود خاموش رہیں گے.

ابھی سے سوچ لو تم ورنہ روز محشر کو
میرے سوال کا تم سے جواب ہو کہ نہ ہو

علمائے کرام

حضرات علمائے کرام کو اس سلسلہ میں اپنا فرض یاد دلانا حکمت بہ لقمان آموختن کے مترادف ہو گا. تاہم اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ اگر وقت پر ان حرمستیوں کا نوٹس نہ لیا گیا، اور اگر فتنہ وفساد اور کفر وارتداد کا یہ سرچشمہ اس طرح بہتا رہا تو پھر اس کے لئے بہت بڑی قربانیاں دینی پڑیں گی، اس لئے ضروری ہے کہ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر پوری قوت سے تحریراً و تقریراً عوام الناس کو اس فتنہ کی قیامت سامانیوں سے آگاہ کیا جاتا رہے، تاکہ کوئی مسلمان بھی ان غارتگران ایمان کے فریب میں نہ آئے، مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کا خاص طور پر فرض ہے کہ وہ اپنی کوششیں تیز تر کر دیں، اور اپنے مرکز سے مختلف رسائل اور متعدد پمفلٹ منگا کر عوام میں تقسیم کریں اور وقتاً فوقتاً مبلغین ختم نبوت کے ذریعہ قوم کو اس فتنہ کے ضرر اور شدید نقصانات سے آگاہ کرتے رہیں۔

عوام اہل اسلام

سب سے زیادہ مؤثر کردار اس سلسلہ میں عوام اہل اسلام ہی ادا کر سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی ملک و ملت سے بیزاری اسلام دشمنی اور سب سے بڑھ کر تاج و تخت ختم نبوت سے غداری اب کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں رہی اگر عوام اپنا فرض ادا کریں اور دشمنان تاج و تخت ختم نبوت کو منہ نہ لگائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دوسرے ہی دن وہ دُم دبا کر چھپتے نہ پھریں، نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ انجان اور ناواقف لوگوں کو سمجھائیں کہ وہ ان مرزائیوں کی ظاہری چاپلوسیوں اور خوشامدانہ طرز ورویہ سے متاثر نہ ہوں کیوں کہ اگر وہ لومڑی کی چاپلوسی سے کام نہ لیں، تو وہ تمہارے خزینہ ایمان پر ڈاکہ آخر کس طرح ڈالیں، آپ انہیں مرزائیت کا اصلی چہرہ دکھائیں، جسکا مختصر نمونہ اوپر کے سطور میں بھی آپ کے سامنے آگیا ہے۔ تو مجال ہے کہ مسلمان ان کے قریب بھی پھٹکیں جہالت بری مرض ہے اور دین سے ناواقفیت ایک مہلک بیماری ہے آپ ان انجان نوجوانوں کو بتلائیں کہ بھائیو رحمت اور شفقت کا مظاہرہ آپ کو مسلمانوں سے کرنا ہے۔ جو غیر مسلم آپ کے ملک وملت کی بیخ کنی میں مصروف ہیں اور رات دن جن کا محبوب مشغلہ مسلمانوں کو مرتد بنانا ہے۔ ان سے نرمی قطعاً حرام اور قرآنی احکام کے خلاف ہے۔ ازواج مطہرات کو صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے۔ آپ ان منافقین سے نرم بات ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح جن کے دلوں میں کفر و نفاق کی بیماری ہے۔ وہ تم سے بڑی امید لگا بیٹھیں گے۔

یاد رہے کہ اسلام نے کھلے کافروں کے ساتھ جو غیر مسلم ہوں مواسات اور احسان تک کی بعض اوقات میں اجازت دی ہے۔ ان کی بیمار پرسی بھی کی جاتی ہے۔ ان کے مرنے پر ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان کے ساتھ لین دین کی بھی اجازت ہے۔ لیکن وہ ملحد اور زندیق جو دین کے بعض قطعی اور یقینی باتوں کے انکار کے ساتھ ساتھ۔ مسلمان ہونے کا منافقانہ دعویٰ کرتے رہیں ان سے کوئی معاملہ بھی جائز نہیں ہے۔ ان سے ہر طرح کا بائیکاٹ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے

مشکوٰۃ شریف میں منکرین تقدیر مدعیان اسلام کے بارہ میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جاویں تو ان کی بیمار پرسی نہ کریں۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جائیں دوسری روایت میں ہے ان کے ساتھ بیٹھیں نہیں مجلس نہ کریں۔ ان کو سلام نہ کریں اور ان کو اپنا حاکم اور افسر نہ بنائیں۔ ایک اور روایت میں فرمایا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ اُحد پہاڑ جتنا سونا اللہ کے راستہ میں خیرات کریں تو بھی (ان کے الحاد اور زندقہ کی وجہ سے) اس کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائیں گے۔ بالکل یہی حکم ہے منکرین ختم نبوت اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والے مدعیان اسلام کا کہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق بھی جائز نہیں ہے۔ غم اور خوشی میں ان مار آستین

باقی صفحہ ۲ پر

اپیل

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے اکابر جمعیۃ کی

جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجیے

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی مرد وزن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔

معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیت کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کے لیے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے علماء اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیت کے بیت المال کو مستحکم کرنے کے لیے جمعیت کی دل کھول کر مدد فرماویں۔ اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی جمعیت علماء اسلام لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقوم کی تعیین فرمائیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبد اللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خانپور،
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیت علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں